حقیقت

ذکرِ الٰہِ جمیل

خواجہ غفور احمد

۳۹۷۷۳
ع ۳۱ خ
۲۲۴۷۲

نام کتابچہ .... "حقیقتِ ذکرِ الٰہ جمیل"

مصنف/ ناشر..................خواجہ غفور احمد

پرنٹر .... وفاق پرنٹنگ پریس لاہور۔

باراول .... دسمبر 1994

تعداد .... ایک ہزار

نوٹ : طباعت اور نشر و اشاعت کے حقوق محفوظ نہیں ہیں۔جو صاحب رضائے الٰہی کے لیے مفت تقسیم کرنا چاہیں وہ ایسا کر سکتے ہیں، مگر کتابچہ "فروخت" نہیں ہونا چاہیے۔

○ ○ ○

خواجہ غفور احمد،

189 گلشن بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

پوسٹ کوڈ : 54570

ٹیلی فون : 441093-7830093

Marfat.com

باسمہٖ تعالیٰ

حقیقتِ

ذکرِ الٰہِ جمیل

آیئے "ذکرِ الٰہِ جمیل" یا "ذکرِ الٰہی" یا "ذکرِ ربّی" کو قرآن حکیم اور نبی اکرم ﷺ کے ارشاداتِ گرامی کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ ہم اسے اپنا شعارِ زندگی بنا کر فلاحِ دارین کے حصول کی امید رکھیں۔

(ذ ک ر) ذکر کے مادّہ سے مشتق الفاظ جو قرآنِ مجید میں وارد ہوئے ہیں' وہ 280 سے زائد آیات میں ملتے ہیں۔ اسی سے "ذکر" کی غیر معمولی اہمیّت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان آیاتِ قرآنی میں جو مختلف الفاظ "فعل" (Verb) کے طور پر مستعمل ہیں' ان کے علاوہ درجِ ذیل الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔

ذکر' تذکرہ' ذکریٰ' مذکّر اور مذکور' (زیادہ تر "اسم" (Noun)) - سب سے زیادہ "اذکر" یا "اذکروا" کا "فعل" استعمال ہوا ہے' اور چونکہ یہ صیغۂ امر ہے' لہٰذا اس کی اہمیّت بھی اسی لحاظ سے زیادہ ہے۔ "یذکرون" اور "تذکرون" کے صیغے بھی بہت سے مقامات پر نظر آتے ہیں۔ "اسم" کے طور پر' سب سے زیادہ "ذکر" اور "ذکریٰ" کے دو الفاظ ملتے ہیں۔

قرآن مجید میں "ذکر" کا لفظ:

قرآن مجید کی 280 آیاتِ جلیلہ و جمیلہ اور تبشیری و تنذیری میں سے تقریباً 45 آیات کا انتخاب کیا گیا ہے' جن میں اہم بنیادی احکام اور ناصحانہ اور حکیمانہ باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں' اور ان کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔

"المفردات" کے حوالے سے "ذکر" کی تعریف:

امام راغب اصفہانیؒ، اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "المفردات القرآن" میں یوں رقم طراز ہیں: "الذِکر: یہ کبھی تو ہیئتِ نفسانیہ پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعے سے انسان اپنے علم کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ قریباً "حفظ" کے ہم معنی ہے، مگر "حفظ" کا لفظ احراز کے لحاظ سے بولا جاتا ہے اور "ذکر" کا لفظ اِستحضار کے لحاظ سے اور کبھی "ذکر" کا لفظ، دل یا زبان پر کسی چیز کے حاضر ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس بنا پر بعض نے کہا ہے کہ "ذکر" دو قسم پر ہے: ذکرِ قلبی اور ذکرِ لسانی۔ پھر ان میں سے ہر ایک دو قسم پر ہے۔ نسیان کے بعد، کسی چیز کو یاد کرنا یا بغیر نسیان کے کسی کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اور ہر قول کو "ذکر" کہا جاتا ہے"۔ امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اور سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق، "ذکر" کا لفظ، قرآن حکیم میں، درجِ ذیل معانی میں وارد ہوا ہے:

کتاب، قرآن مجید، وحیِ ربّانی، یاد کرنا یا یاد رکھنا، یاد دہانی۔ (قصّہ) بیان (کرنا) نصیحت، "نام جپنا" اور صلٰوۃ (نماز) تزکرہ، شرف۔

نماز، تلاوتِ قرآنِ مجید، دعا، تسبیحات، اللہ تعالیٰ کو کسی مصیبت میں مدد و رہنمائی اور ہدایت کے لیے پکارنا، سب "ذکر" کے ذیل میں آتے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی مختلف اقسام ہیں۔ بالخصوص، "دعا" سے متعلق تو نبیِ اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ

"الدعاء مخ العبادة" (او کما قال رسول اللہؐ) یعنی "دعا عبادت کا مغز ہے"۔ "عبادت" قرآنِ حکیم کی ایک نہایت اہم اصطلاح ہے۔ اس کے معنی ہیں پرستش، اطاعت، طاعت، بندگی، احکامِ الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دینا اور "پوجا پاٹ" وغیرہ۔ ابلیس (شیطان) کی کوئی انسان پرستش (پوجا) نہیں کرتا، مگر قرآنِ مجید کی سورۂ یٰسٓ میں ہمیں یہ آیتِ جلیلہ ملتی ہے:

Marfat.com

الم اعهد الیکم یا بنی اٰدم ان لا تعبد
الشیطٰن' انه لکم عدوٌ مبین ○ وان
اعبدونی ط ھٰذا صراط مستقیم ○ ولقد
اضلَّ منکم جبلاًّ کثیرًا ط افلم تکونوا
تعقلون ○

(یٰسٓ 60-61 / 36)-

(امام رازیؒ نے "تفسیرِ کبیر" میں' یہاں "عبادتِ شیطٰن" کو "اطاعتِ شیطان" فرمایا ہے !)-

"آدم کے بچو! کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا' وہ تمہارا کھلا دشمن ہے' اور میری بندگی کرو' یہ سیدھا راستہ ہے' مگر اس کے باوجود اس نے تم میں سے ایک گروہِ کثیر کو گمراہ کر دیا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے؟"۔

(تفہیم القرآن' جلد چہارم' صفحات 266-268)

"ذکر" کی اہمیت اور اس کے فوائد:

"ذکرِ" (الٰہی) کی اہمیت کا مختصراً" (اشارۃ") بیان اوپر ہو چکا' مفصّل بیان بعد میں آئے گا' فی الحال' "ذکر" کے فوائد پر گفتگو ہو جائے۔ ذکرِ (الٰہی) کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ بندے کا اپنے خالق سے رابطہ اور تعلقِ (خاطر) نہ صرف قائم رہتا ہے بلکہ وہ ہمہ وقت' اپنے آپ کو' اپنے آقا و مولیٰ کے سامنے موجود پاتا ہے' مزید یہ کہ "ذکر" سے تعلق استوار ہوتا ہے۔ دوسرا بڑا فائدہ یہ کہ "ذاکر بندہ" شیطان کے وساوس اور اس کے بہکاوں کا ہدف نہیں بنتا' کیونکہ وہ "ذاکر" پر نہیں بلکہ "غافل" پر اپنی توجہ مرکوز کرتا اور اس پر حملہ آور ہوتا ہے' اعمالِ سُوء کو مزیّن کر کے اسے دکھانے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہوتا' یوں انسان اپنے اس ازلی و ابدی دشمن کی فریب

Marfat.com

کاریوں سے مصئون و مامون رہتا ہے۔ یہ "دشمنِ ایمان و آگہی" تو صرف "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرّجیم" (تعوّذ) "لا حول ولا قوّۃ الّا باللّٰہ العلیّ العظیم" اور "اللّٰہ اکبر" (کو سمجھ کر اور دل کی گہرائیوں سے) پڑھنے سے بھی دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔ "ذکرِ کثیر" و مدام (ہمہ وقت ذکرِ الٰہی کرنا) اور "دوامِ ذکر" یا "ذکرِ دوام" کا ذکر بعد میں آئے گا اور قرآن حکیم کی آیاتِ جمیلہ اور احادیثِ طیّبہ سے ثابت کیا جائے گا کہ "ذکرِ کثیر اور "دوامِ ذکر" کتنی بڑی "نیکیاں" ہیں۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ "ذکر" کرنے سے "بے نمازی" شخص بھی نماز قائم کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے' یوں وہ ایک اہم ترین فریضہ ادا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ چوتھا فائدہ یہ کہ "ذکرِ الٰہی" سے بندۂ مومن' اللہ تعالیٰ کی نظر اور اس کی پناہ میں ہوتا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت اور نصیبے کی بات ہے۔ "مقامِ شاہدیت" تو بڑی ارفع و اعلیٰ شے ہے' "مقامِ مشہودیت" بھی کوئی معمولی بات نہیں۔ پانچواں بڑا فائدہ یہ کہ "ذکرِ" (الٰہی) سے' قلوب (دل و دماغ) اطمینان پاتے ہیں اور "نفسِ مطمئنّہ" ہی' بفحوائے آیتِ قرآنی' جنّت میں جائے گا۔ اس کا ذکر' آیۂ قرآنی نقل کر کے' بعد میں کیا جائے گا۔ چھٹا فائدہ یہ کہ اللہ کا ذکر کرنے والا مصیبت کے وقت گھبراتا ہے نہ ہمّت ہارتا ہے' بلکہ وہ امّید کا دامن تھامے رکھتا ہے اور اپنے (قادرِ مطلق بلکہ "علی کل شیی قدیر" مالک پر مکمّل بھروسہ اور توکّل کرتا ہے---- اور اللہ تعالیٰ توکّل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ! ساتواں فائدہ یہ کہ "ذکرِ کثیر" کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے "اجرًا کریمًا" (الاحزاب : 44- 42 / 33 (یعنی "باعزّت و حسین اجر" کا وعدہ کر رکھا ہے---- اور "اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا!"

آٹھواں فائدہ : "ذکر" سے انسان خوف و حزن کی غیر مرئی آتشِ سوزاں سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے ایمان پختہ ہوتا ہے' بڑھتا ہے اور نشوونما پاتا ہے' بفحوائے آیتِ قرآنی' یہ اولیاء اللہ کی نشانیاں ہیں: الا انّ اولیاء اللّٰہ لا خوف

Marfat.com

علیھم ولا ھم یحزنون ○ الّذین اٰمنوا و کانوا یتّقون ○ لھم البشری فی الحیٰوۃ الدّنیا و الاٰخرۃ ط لا تبدیل لکلمٰت اللہ ط ذالک ھو الفوز العظیم ○ (یُونُس 64 - 62 / 10)-

آگاہ رہو یا توجہّ سے سنو کہ بلاشک و شبہ' "اللہ کے ولی" (دوست) وہ ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہوتا ہے' نہ وہ محزون و غمگین ہی ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (پختہ) ایمان لائے اور جنہوں نے تقوے کو اپنا شعارِ زندگی بنایا' ان کے لیے دنیا اور آخرت میں نوَیدِ (جانفزا) ہے' اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں' یہی ہے بڑی مراد ملنی۔
(نوٹ : واضح رہے کہ "خوف" بالخصوص' کسی آنے والی مصیبت کا ہوتا ہے اور غم و حُزن' بالعموم' گذری ہوئی کسی تکلیف کا)۔

لہٰذا' ولی اللہ کا مقام پانے کے لیے جو زینہ چڑھنا پڑتا ہے' اس کا پہلا تختہ (STEP) "ذکرِ الٰہی" ہوا' جس کی بنیاد (FOUNDATION) پر یہ "عمارت" تعمیر ہوتی ہے !

نواں فائدہ : ذکرِ الٰہی سے نور کی تولید ہوتی ہے اور "ذاکر" کا دل منوّر ہو جاتا ہے' جو اسے حرام و حلال' جائز اور ناجائز' مشتبہ اور غیر مشتبہ کاموں یا اشیاء میں تمیز کرنے کے قابل بناتا ہے' اور جب دل "قلبِ سلیم" بن جاتا ہے تو پھر اسے صحیح و غلط کی بھی تمیز ہو جاتی ہے اور وہ صراطِ مستقیم پا کر اس پر مکمّل اطمینان اور سکون سے گامزن رہتا ہے۔

دسواں فائدہ : "ذاکر" (ذکرِ الٰہی کرنے والا) اپنے جسم و لباس کو پاک و صاف رکھتا ہے اور اس کا دماغ بھی "شیطان کا کارخانہ" بننے سے محفوظ رہتا ہے۔ ایسے "ذاکر" کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ حتیٰ الامکان "باوضو" رہے (گو چلتے پھرتے "ذکر" کرنے کے لیے' خواہ وہ "جلی" ہو یا "خفی" ' "باوضو" ہونا واجب یا لازم نہیں---- یہ ایسی رعایت ہے جس کا اکثر لوگوں کو علم نہیں اور وہ "باوضو" نہ ہونے کے باعث "ذکر" سے محروم اور "یادِ الٰہی" سے غافل رہتے ہیں اور یوں غیر شعوری طور پر

Marfat.com

(Unconsciously) اپنے آپ کو شیطان کا تختہ مشق بنا لیتے ہیں۔

"ذکر نہ کرنے کے نقصانات": "ذکر" نہ کرنے یا غفلت کی زندگی گذارنے کے بہت سے نقصانات ہیں۔ ان میں سے بعض "بڑے" نقصانات کی نشاندہی کر دی جاتی ہے۔

1 - "ذکرِ الٰہی" کے جو فوائد گنوائے گئے ہیں ان کے مقابل (OPPOSITE) جو بھی صورتِ حال بنتی ہے' اس کا تصوّر کر لیجئے' جیسے سچ کے مقابلے میں جھوٹ' نور کے مقابلے میں ظلمت اور ایمان کے مقابلے میں کفر یا کفرانِ نعمت (شکر کی ضد)' اطمینان (قلب) کے مقابلے میں بیقراری' وغیرہ وغیرہ۔

2 - "غافل" (عن ذکرِ اللہ) دنیا کی محبت و طلب میں سرگرداں رہتا ہے' خواب آور گولیاں کھانے کے بغیر اسے نیند بھی نہیں آتی۔

3 - اسے "عاقبت" کا خیال تک نہیں آتا (حالانکہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ مرنے کے بعد' اس کی نشاۃِ ثانیہ ہو گی اور اسے "حساب دینے کے لیے" احکم الحاکمین اور مالکِ یوم الدّین کی عدالت میں پیش ہونا پڑے گا' جہاں نہ کسی کی سفارش (شفاعتِ مطلقہ) کام آئے گی' نہ فدیہ' نہ دوستی' اور نہ "جھوٹی گواہیاں !") اور وہ دنیا کمانے میں مگن رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو بصد حسرت و یاس وہ اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھ اور نامۂ اعمال نیکیوں ("اعمالِ صالحہ") سے خالی ہوتے ہیں۔

4 - وہ نہ صرف یہ کہ "خدا فراموش" ہوتا ہے بلکہ "خود فراموش"، "خدا ناشناس" اور "خود ناشناس" بھی۔ جب اسے نہ اللہ کا عرفان نصیب ہوا نہ اپنی معرفت تو خسارہ دگنا (Two – fold or Double) ہو گیا۔

5 - وہ چونکہ دنیا میں "الذکر" (قرآنِ مجید) اور اللہ کے ذکر ("ذکریٰ") سے اعراض برتتا رہا' لہٰذا قیامت کے روز وہ اندھا اٹھایا جائے گا۔ اس "اندھے پن" کے

سلسلے میں جو مختصر گفتگو اللہ اور ایسے "بندے" کے درمیان ہو گی، اسے من و عن، قرآنِ مجید کے اپنے الفاظ میں بعد میں نقل کیا جائے گا۔

6 - "اللہ کی یاد" (ذکر)...... یا "ذکر الرحمٰن" (رحمٰن کی یاد) سے آنکھیں چرانے کے نتیجے میں اس پر، اسی دنیا میں، ایک شیطان معین و مسلّط کر دیا جاتا ہے جو اس کا "ساتھی" (قرین) بنا رہتا ہے اور وہ (شیطان) "برا ساتھی" ہے (الزخرف: 36/ 43 اور النسآء 4/38)۔

نوٹ: اوپر نمبر شمار (5) اور (6) میں جن دو سزاؤں کا مذکور ہے (دنیا و آخرت میں) ان سے بڑھ کر غور و فکر کرنے والے کے لیے اور زیادہ بڑی "سزائیں" کیا ہو سکتی ہیں؟ آتشِ سوزاں (جہنّم) میں عذاب جھیلنا---- جہاں "نہ موت اور نہ حیات کی زندگی" ہو گی (لا یموت فیھا ولا یحییٰ) ---- جس کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے (عیاذاً باللّٰہ!)

ان نقصانات کے علاوہ بھی بہت سے "نقصانات" (دنیوی و اُخروی) کا قرآنِ مجید میں بے شمار مقامات پر لرزہ براندام کر دینے والا ذکر موجود ہے---- ان کے لیے جو اس زندۂ جاوید اور مبارک و مقدّس کلام کو سمجھ کر پڑھتے ہیں اور اس کے مندرجات (آیات) کی روشنی میں اپنے اعمال کی اصلاح کرتے ہوئے پاکیزہ زندگی (حیٰوۃً طیّبۃً) گذارتے ہیں۔

"افضل الذّکر" کیا ہے؟: رسول کریمؐ کا ایک مشہور و معروف ارشاد گرامی ہے:

"افضل الذکر لا الٰہ الاّ اللّٰہ"۔

(سب سے افضل ذکر "لا الٰہ الاّ اللّٰہ" ہے یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود و مسجود، مطلوب و مقصود اور حاکم و مُطاع نہیں، جس کی "عبادت" و "اطاعت" بلاچون وچرا کی جائے!) یہی خالص توحید ہے جو اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔

Marfat.com

واضح رہے کہ مختلف "اذکار" اور ان کے روح و ذہن اور جسم پر اثرات کا ذکر بعد میں آئے گا۔

نوٹ :- "لا الٰہ الاّ اللّٰہ" ذکر ہے اور افضل ذکر ہے، مگر "لا الٰہ الاّ اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ" "ذکر" نہیں بلکہ "کلمۂ طیبّہ" ہے جو ہمارے اعتقاد اور "ایمان باللہ" اور ایمان بالرّسول کا مظہر ہے، لہٰذا پاکانِ اُمت نے ہمیں یہ نکتہ سکھایا ہے کہ جب "لا الٰہ الاّ اللّٰہ" کا ذکر (گنتی سے یا بغیر گنتی کے) کر لیا جائے تو آخر میں "لا الٰہ الاّ اللّٰہ محمّد رّسول اللّٰہ" بھی کہا جائے--- تاکہ "ذکر" کے ساتھ "کلمۂ طیبہ" کا بھی اقرار ہو جائے۔

"جوابی تار" : قرآنِ مجید میں جس آیتِ مبارکہ میں "ذکر" کا لفظ سب سے پہلے آیا ہے وہ یہ ہے:

"فاذکرونی اذکرکم و اشکروا لی ولا تکفرون ○"

"سو تم مجھے یاد کرو (رکھو)، میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور کُفرانِ نعمت نہ کرو"۔

سیدّ ابوبکر غزنویؒ کے "اُمّی شیخ" جناب حاجی احمد گُل صاحبؒ (پہاڑ پور شمالی، ڈیرہ اسماعیل خان والے) اپنی "ڈیروی بولی" میں اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے :

"ذت ایمہ "جوابی تار" اے" !

یہ مولیٰ کریم کا فضلِ بے نہایت ہے کہ بندہ انہیں یاد کرے تو وہ بھی اسے یاد رکھنے کا وعدہ فرماتے اور "ذاکر" کو اتنی بڑی نعمت سے نوازتے ہیں۔ ایک حدیثِ قدسی کے مطابق، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"میرے بندے ! تو مجھے زمین پر یاد کرے گا تو میں تمہیں آسمانوں میں یاد کروں

Marfat.com

گا' تو مجھے اپنے ہم جنسوں (انسانوں) کے سامنے یاد کرے گا تو میں ملٔکتبہ کے سامنے تمہیں یاد کروں گا"۔

یہ "حدیثِ قدسی" کا ترجمہ نہیں بلکہ مفہوم ہے' حدیثِ مبارکہ کا "حوالہ" اس وقت راقم کے سامنے نہیں ہے' مگر حدیثِ مبارکہ بہت مشہور و معروف ہے !)۔

کاش ! "ذکرِ الٰہی" سے غافل اصحاب کو یہ بات سمجھ آ جائے کہ وہ "ذکرِ الٰہی" سے دانستہ یا نادانستہ طور پر اِعراض کر کے یا غفلت برت کر ایک عظیم سعادت و نعمت اور انعام و اکرامِ رحمانی سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں۔

"ترتیبِ نزولی" کے اعتبار سے سورۃ المزّمّل اور سوۃ المدّثّر اولین دورِ نبوّت میں نازل ہونے والی سورتیں ہیں جن میں سب سے پہلے "ذکر" کا ذکر آیا ہے۔ یہ آیاتِ جمیلہ بعد میں نقل کی جائیں گی۔

قرآنِ مجید میں "ذکر" سے متعلق پہلی آیت (البقرۃ) میں اللہ تعالیٰ نے "اپنی یاد" کا ذکر فرمایا ہے تو آخری "آیتِ ذکر" نبِی اکرمؐ کی ذات شریف سے متعلّق ہے' گویا قرآن حکیم میں پہلے "اپنے ذکر" کا ذکر فرمایا اور آخری پارے (عمّ یتسآءلون' 30) کے آخر میں اپنے حبیبؐ کا۔

آیتِ جمیلہ و مبارکہ نقل کرنے سے پہلے' **ضمناً** بیان ہو جائے کہ جنابِ رسولِ اکرمؐ کی جو انگوٹھی تھی (جسے "مہر" کے طور پر بھی آنجنابؐ استعمال فرماتے تھے) وہ یوں تھی:

اللہ

رسول

محمّد

عرب میں چینیوں (CHINESE) کی طرح اوپر سے نیچے لکھنے کا رواج نہیں تھا' بلکہ دائیں سے بائیں لکھتے تھے' جیسے قرآن مجید کی آیات لکھی ہوئی ہیں یا جیسے ہم اردو

/ فارسی زبان میں لکھتے ہیں، مگر جناب رسالتمآبؐ نے، خلافِ معمول، اوپر سے نیچے تین الفاظ اپنی انگشتری پر کندہ کرائے ہوئے تھے، یعنی "حفظِ مراتب" کا پورا پورا لحاظ کیا گیا!

آیتِ متذکرہ بالا یہ ہے:

"ورفعنا لک ذکرک (الانشراح: 4/ 94)

(اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کا آوازہ بلند کیا)۔

سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم۔

"فلسفۂ صلوٰۃ" سے اقتباس: مناسب ہو گا اگر آگے بڑھنے سے پہلے ڈاکٹر نصیر احمد ناصر صاحب (ایم اے، ڈی لٹ، سابق وائس چانسلر، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور) کی تصنیف "فلسفۂ صلوٰۃ" کے باب "ذکرِ الٰہی" سے ایک اقتباس نقل کر دیا جائے، جو موصوف نے آیۂ جمیلہ "فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون" کے ذیل میں لکھا ہے۔

"اس آیۂ جمیلہ میں پانچ بنیادی نِکات قابلِ غور اور بصیرت افروز ہیں۔

اوّلاً" - اس حقیقت کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ سبحان و صمد، اکبر و اعظم، حمید و مجید، عزیز و قدیر، غنی و وہّاب، الٰہِ جمیل و کریم اور ربِّ ذُوالجلال و الاکرام ہے اور جملہ افرادِ نسلِ انسانی اس کے بندے، محکوم و پرستار، پروردہ و محتاج اور سائل و گدا ہیں، اس کی رحمتِ بے پایاں اور فضلِ بے قیاس کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے بندوں کو یہ نعمتِ عظمیٰ عطا کرنے کا وعدہ کرتا ہے کہ اگر وہ اسے یاد کریں اور یاد رکھیں گے تو وہ بھی ان کو یاد رکھے گا۔ اللہ جلَّ شانہ، کا اپنے بندوں سے یہ وعدہ کرنا ان پر اس کی اتنی بڑی نوازش و مہربانی، رحمت و شفقت اور لطف و کرم نوازی ہے کہ انسان اس کے عوض شکرانے کے طور پر لاکھ بار بھی اپنی جان اس کی راہ میں قربان کرے تو کم ہے۔ ثانیاً"، اگر یہ حقیقت ہے ——— اور یقیناً" حقیقت ہے کہ خود قرآنِ حکیم اس پر شاہد ہے ——— کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے اطمینانِ قلب و قرارِ جان ایسی نعمتِ عظمیٰ بطور

اجر نصیب ہوتی ہے، جس کی بہا جنّت ہے تو اس انسان کی خوش نصیبی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے، جسے اس کا معبود و مقصود اور معروضِ حسن و عشق یاد کرتا ہو، جو ربّ العرش ہے اور جس کی عظمت و کبریائی اور قدرت و صمدیّت کا صحیح اندازہ لگانا تو کجا' کوئی متنفس قیاس تک نہیں کر سکتا۔ اس نعمتِ حسنٰی و عظمٰی پر تو ہر لحظہ اپنی جان کا نذرانہ بھی اس کے حضور پیش کیا جائے تو پھر بھی حقِ شکر ادا نہ ہو۔ ثالثاً' یہ بھی "دوست" کی رحمتِ بے حساب کی دلیل ہے کہ اس نے خود ہی اپنے بندوں کو اپنی اس نعمتِ عظمٰی کا خاص طور سے شکر بجا لانے کی تاکید اور کفرانِ نعمت کی ممانعت فرمائی ہے۔ رابعاً' اس آیۂ جمیلہ کے بین السطور میں یہ انتہائی اہم نکتہ' جسے علم ثابت بھی کر چکا ہے' ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ کسی نعمت کی قدر ناشناسی و تکفیر کے نتیجے میں وہ نعمت سلب کر لی جاتی ہے' جبکہ اس کی قدر شناسی اور اس کا شکر بجا لانے سے اس میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ خامساً' قدر شناسی و تشکّر' نعمت کی طلب و آرزو پر اور قدر ناشناسی و کفرانِ نعمت اس کے فقدانِ آرزو پر دلالت کرتا ہے' اور قدرت کا قانونِ آرزو یہ ہے کہ وہ بندوں کی آرزو کا پاس و احترام کرتی ہے۔ اصل یہ ہے کہ اظہارِ آرزو ہی کا دوسرا نام دعا ہے' اور ربِّ رحمٰن مُستجیب الدّعوات ہے"۔ مزید فرماتے ہیں کہ:

> "غور کریں تو ہم انسان ہی ظالم و جاہل ہیں جو قرآنِ مجید ایسی کتابِ رشد و ہدایت کو' جو نذیر و بشیر بھی ہے اور مزکّی و مُنیر بھی' درخورِ اعتنا ہی نہیں سمجھتے' لہٰذا اس کے مطابق زندگی کرنا تو کجا' اس کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش تک نہیں کرتے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہم ذکرِ الٰہی کے ثمرات' مثلاً حُسن و حَسَنَہ' رحمت و مغفرت' طمانیت و مسرّت اور لذّتِ زندگی سے محروم ہیں' نیز ہمارے قلب (= دل و دماغ کے نظام) بے نُور و توانائی ہیں' جس

Marfat.com

کے نتیجے میں ہم نورِ عقل و بصیرت اور فرقان ایسی غیر مترقبہ نعمتوں سے محروم ہیں۔ علاوہ ازیں، ہمارے قلب گوناگوں امراض کے شکار ہیں اور ہماری جمالیاتی حس (AESTHETIC SENSE) ضمیر اور نفسِ لوّامہ نحیف و نزار ہیں۔ بالفاظِ دیگر، ہمارے حسّی، قلبی، نفسی نظام قریب قریب معطّل و بیکار ہو چکے ہیں"۔

اقتباس خاصا طویل ہے، مگر اسے توجہ سے پڑھنے اور سمجھنے سے دل و دماغ اور روح روشن و منوّر ہو جاتے ہیں !

"تکبیرِ تحریمہ" اور شیطان: یہ بات جتنی مشہور ہے اتنی سچ بھی ہے کہ جب اقامتِ صلوٰۃ سے قبل تکبیرِ تحریمہ کہی جاتی ہے، تو شیطان بھاگ جاتا ہے (غالباً اس بات کی اساس نبیِ اکرمؐ کی حدیثِ طیّبہ ہے)۔ اس سے واضح ہوا کہ جہاں (اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو گا یا اس کا نام بلند کیا جائے گا وہاں سے شیطان فرار ہو جائے گا۔ (یہ الگ بات ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد، قلبِ انسانی میں وسوسے ڈالنے اور "نمازی" کو "گاؤ۔ خر کی خرید و فروخت" کی طرف متوجّہ کرنے کے لیے وہ پھر سے آ موجود ہوتا ہے !)۔

حلقہ ہائے ذکرِ الٰہی اور ملٰئکۃ: جنابِ رسولِ کریمؐ کی ایک مشہور حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے کہ جب مومنینَ ذکرِ الٰہی کے لیے اکٹھے ہو کر حلقہ بناتے ہیں تو ان پر رحمتِ الٰہی سایہ فگن ہوتی ہے اور ملٰئکۃ خود ایسے حلقوں میں شامل ہو کر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

"ذکرِ مدام" یا "دوامِ ذکر" (الٰہی): اوپر اشارۃً ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کی مومنانہ صفت کا ذکر ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں اس کا یوں ذکر کیا ہے یعنی اپنے مومن بندوں کی تحسین و توصیف فرمائی ہے:

Marfat.com

"الّذین یذکرون اللّٰہ قیاما" و قعودا" و علی جنوبھم

الخ (آلِ عمران :191 / 3) -

(جو اٹھتے بیٹھے اور لیٹتے --- ہر حال میں ---- اللہ کو یاد کرتے ہیں)۔

ایک "ذاکرہ" کا منفرد طریقۂ ذکر: سید ابوبکر غزنویؒ نے سنایا تھا کہ ان کے خاندان کی ایک بزرگ خاتون روٹی پکاتے ہوئے بھی' ہر ہتھیلی پر روٹی ڈالتے' "اللہ۔ اللہ" کہا کرتی تھیں۔اندازہ کریں کہ جب روٹی پکاتے بھی وہ ہر حرکتِ ید (Hand - movement) پر "اللہ -اللہ" کہتی تھیں تو ان کی تسبیحات و اذکار کا کیا عالَم ہو گا---- وہ تو "ذکرِ الٰہی" میں سراپا ڈوبی رہتی ہوں گی۔ ؂

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ !

ذکرِ خفی: امام ربّانی مجدّد الفِ ثانی (حضرت شیخ احمد سرہندیؒ) "سلسلۂ نقشبندیہ" کے بانی تھے۔ آپؒ اور آپؒ کے ارادتمند "ذکرِ خفی" پر کار بند تھے----- اور ہیں۔یہ اصحاب زبان کو حرکت دیے بغیر (بلکہ اسے تالو سے لگاکر) دل سے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں اور بالعموم "اللہ۔ اللہ" کا ورد کرتے ہیں۔ اس سلسلے کے بعض "اسباقِ ذکر" بھی ہیں۔ اس بندۂ عاجز نے بھی چند "سَبَق" (ذکرِ خفی" کے) سید ابوبکر غزنویؒ سے "پڑھے" تھے۔ کہتے ہیں ایک وقت آتا ہے جب "قلب جاری ہو جاتا ہے" اور دل سے "اللہ۔ اللہ" کی آواز آتی محسوس ہوتی ہے۔میں تو "مبتدی" تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "منتہی" کے ہر بُنِ مُو سے "اللہ۔ اللہ" نکلتا ہے۔

"ذکرِ خفی" کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ ہر حال میں اس عملِ صالح میں مصروف رہ سکتے ہیں---- سیڑھیاں' پہاڑ چڑھتے یا اترتے' سیر کرتے' گاڑی چلاتے' استراحت کرتے اور اس وقت بھی جب آپ کچھ نہیں کر رہے ہوتے اور "ذکر" نہ

Marfat.com

کریں تو چھت کو گھورتے رہیں!

تسبیحات و اذکار: کوشش کرنا چاہیے کہ نمازِ فجر و عشاء کے بعد ہر روز' بلاناغہ' اپنے آپ کو "ذکر" میں مصروف رکھیں۔ سبحہ (تسبیح) کے دانے گھماتے ہوئے جو اذکار کیے جاتے ہیں' مثلاً استغفراللّٰہ ربّی...... صلوٰۃ و سلام (درود شریف) اور "سبحان اللّٰہ ' والحمد للّٰہ و لا الہ الاّ اللّٰہ ' واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوّۃ الاّ باللّٰہ العلیّ العظیم' انہیں مقررہ مقدار میں (اپنی سہولت کے مطابق) بالالتزام کرنا چاہیے۔

اسی طرح نمازِ عصر کے بعد' تسبیح فاطمیؓ کا اہتمام لازم ہے یعنی 33 بار سبحان اللہ اور الحمد اللہ اور 34 بار اللہ اکبر۔ ہر نماز کے بعد "آیۂ کرسی" پڑھنے کی نبیِ اکرمؐ نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ تعوّذ (اعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم) اور "لا حول ولا قوّۃ الاّ باللّٰہ العلیّ العظیم" پڑھتے رہنے کی بھی بڑی برکت ہے۔ ہر نماز کے بعد' 25 یا 10 بار "سبحان اللّٰہ" "الحمد للّٰہ" اور "اللّٰہ اکبر" پڑھنے--- اور انگلیوں پر گننے--- کی بھی آنحضرتؐ نے تاکید فرمائی ہے۔

ضُعف و نقاہت دور کرنے کے لیے "یَا اَللّٰہُ' یَا سَلَامُ' یَا قَوِیُّ" کا ذکر بھی بڑا مفید بتایا گیا ہے---- بالخصوص' اگر اسے 313 بار پڑھیں تو سکون ملتا ہے' طمانیتِ دل و دماغ حاصل ہوتی ہے اور جسم میں قوّت و توانائی محسوس ہوتی ہے۔

"اللہ" تو "اسمِ ذاتِ باری تعالیٰ" ہے ' بعض علماء نے اسے "اسمِ اعظم" بھی کہا ہے ۔اسمِ ذات کے علاوہ' اللہ تعالیٰ کے جو اسمائے حُسنیٰ ہیں' ان میں سے جو اسمِ مبارک "زیادہ پسند" ہو اس کا ورد کرنا چاہیے۔

واضح رہے کہ سب سے افضل ذکر (لا الہ الاّ اللہ کے علاوہ) خود قرآنِ حکیم کی روزانہ تلاوت ہے (ٹھیر ٹھیر کر اور سمجھ کر...... اگر عربی زبان سے کوئی نابلد ہو تو

Marfat.com

اپنی زبان میں معانی (ترجمہ) پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔

بغیر سمجھے، طوطے کی طرح، کسی "ذکر" کا اہتمام کرنا اس لحاظ سے تو احسن ہے کہ وہ وقت کسی "غلط" کام میں صرف ہونے کی بجائے "یا اللہ" میں گزرتا ہے، مگر قلب (دل و دماغ) و روح کو گرمانے اور منوّر کرنے کے لیے سمجھ کر دل کی گہرائیوں سے ذکر کرنا، بہترین طریقہ ہے۔

دعا بھی "ذکر" ہے: نماز / تلاوتِ قرآنِ حکیم کے علاوہ "دعا" بھی "ذکر" ہی ہے۔ -قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی تعلیم کردہ —— انبیاء و رسلؑ کی —— دعاؤں سے بھرا پڑا ہے۔ قرآنی دعائیں اور ادعیۂ مسنونہ (حضور ﷺ کی عطا کردہ) بڑی جامع اور بابرکت ہیں۔ ان کا انہی الفاظ میں اہتمام و التزام کرنا چاہیے۔ دعاؤں میں اپنی "ڈرافٹنگ" کرتے وقت احتیاط لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے "اگر" "مگر" والی دعاؤں سے اجتناب لازم ہے۔ دعا "POSITIVE" ہونا چاہیے۔ "یا اللہ! مجھے نئی کار دے" جیسی دعائیں "نا مکمل" ہوتی ہیں —— یہ بھی عرض کرنا چاہیے کہ "اسے میرے لیے خیر و برکت کا باعث کر" ، ورنہ ممکن ہے نئی کار تو مل جائے مگر آپ اگلے روز ہی کسی بڑے حادثے کا شکار ہو جائیں اور اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھیں —— آپ نے نئی کار مانگی تھی نا !سو آپ کو مل گئی !اب گلہ شکوہ کیسا؟ یہ "لطافتیں" صوفیاء اور اُولوا لالباب سکھاتے ہیں !

"ذکر" میں آواز کا پست رکھنا: قرآنِ مجید میں (سورۂ بنی اسرائیل : 110 / 17) ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ "اور تو نہ پکار اپنی نماز میں، نہ چپکے پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ میں راہ" (مُوضح القرآن از شاہ عبدالقادرؒ)۔ یہی صورتِ حال "ذکر" کی ہے، بلکہ "ذکر" چونکہ ایک "نفلی عبادت" ہے، اس لیے اسے "خفی" رکھنا اَولیٰ ہے۔ ویسے بھی سورۂ لقمان میں "اپنی آواز کو پست رکھ" (آیت : 31/19) کا حکم ہے۔ "ذکرِ خفی" سے توجہ زیادہ مرکوز رہتی ہے اور دوسروں کی عبادت و اذکار میں بھی خلل نہیں پڑتا۔

Marfat.com

"واذکر ربّک فی نفسک تضرّعا" وخیفته" ..... الاعراف (7/205)

(اور اپنے پروردگار کو اپنے جی میں گڑگڑاتے اور ڈرتے ہوئے یاد کر)

اورادعوا ربّکم تضرّعا" وخفیته (اور پکارو تم لوگ اپنے پروردگار کو گڑ گڑاتے اور چپکے چپکے (الاعراف 7/55)-

درجِ بالا آیات "ذکرِ خفی" کا جواز مہیّا کرتی ہیں! لفظِ "خُفیہ" ہماری اپنی زبان میں بھی مستعمل ہے۔

اٹھتے بیٹھتے ذکر کی ایک اور قسم: یہ جو ہم مختلف مواقع پر' "سبحان اللّٰہ" ، "الحمدللّٰہ" ، "ان شاء اللّٰہ" ، "ماشاء اللّٰہ"' "لا حول ولا قوّة......." ، "انّا لِلّٰہِ" ، "یرحمک اللّٰہ" ، بارک اللّٰہ"' "جزاک اللّٰہ" اور "استغفر اللّٰہ" وغیرہ وغیرہ کہتے رہتے ہیں تو یہ بھی "اٹھتے بیٹھتے" اللہ کو یاد کرنے کی ایک قسم ہے۔ اس سے ہمارا اللہ تعالیٰ سے تعلّق ظاہر اور استوار ہوتا ہے۔

وُضو کے دوران "ذکر" : نبیِ اکرمؐ کا ایک ارشادِ گرامی ہے جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ جس کسی نے وضو کے دوران اللہ کا ذکر نہیں کیا' اس کا وضو نہیں ہوا۔ لہٰذا وضو کرنے سے پہلے "بسم اللہ ......" پڑھنے کے بعد اللہ کا ذکر کرنا واجب ہے اور وضو مکمّل کرنے پر "اللّٰھمّ اجعلنی من التوّابین و اجعلنی من المتطھّرین"۔ "اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے کردے) کی دعاءِ مسنونہ مانگنا چاہیے۔

بیت الخلا میں جانے اور باہر آنے پر دعا: بیت الخلاء میں جانے سے قبل اور فارغ ہونے پر' باہر نکلتے وقت بھی نبیِ اکرمؐ نے دعائیں تعلیم فرمائی ہیں۔ یہ بھی "ذکرِ

الٰہی" ہی ہے یعنی "اللہ کو یاد رکھنا"۔

"حِصنِ حَصِین" ایک بڑی عمدہ کتاب ہے جس میں ہر موقع و محل اور انسانی ضرورتوں سے متعلق ادعیۂ مسنونہ درج ہیں' اسے دیکھ لینا چاہیے۔ اسی طرح مولانا اشرف علی تھانویؒ کی "مناجاتِ مقبول" بڑی کار آمد "پاکٹ بک" قسم کی کتاب (بلکہ کتابچہ) ہے۔ اس میں پورے ہفتے کے لیے' ہر روز کی دعائیں ہیں۔ پہلے دن کے لیے قرآنی دعائیں ہیں' بعد کے دنوں کے لیے نبیِ اکرمؐ کی تعلیم کردہ دعائیں اور اس کے بعد متفرّق دعائیں جو غالباً مولانا صاحب کی اپنی تجویز کردہ ہیں۔ یہ تمام دعائیں بڑی وسعت والی (WIDE – RANGING) ہیں۔ ہو سکے تو انہیں مانگنا اپنا روز مرّہ کا معمول بنانا چاہیے—— یہ "ذکرِ الٰہی" کی بڑی عمدہ قسم ہے!

"قبلہ رُخ" ہو کر "ذکر" کرنا: قرآنِ مجید کی تلاوت اور تسبیحات و اذکار اور وظائف و اوراد' حتیٰ الامکان' قبلہ رخ ہو کر' خاموشی سے ادا کرنا بہت اہم ہے۔ حتیٰ المقدور اچھی خوشبو کا استعمال بھی بڑا مفید ہوتا ہے۔ مقصد یہ کہ گھر میں بیٹھے یا مسجد میں قیام کے دوران اس طرح "ذکر" کا اہتمام کرنا چاہیے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبی ست!

(میں ہزار بار بھی اپنے منہ کو مشک و گلاب سے دھو لوں' پھر بھی تیرا نامِ پاک لینا بے ادبی کی انتہا ہے!)۔

"ذکر"، 'بوریت' کا تیر بہدف علاج: دورِ جدید کی ایک "لعنت" یا "مصیبت"، 'بوریت' (BOREDOM) اور اداسی بھی ہے' نیز "ڈی پریشن" (DEPRESSION) بھی آج کے "غافل لوگوں" پر سایہ فگن رہتی ہے۔ "ذکرِ الٰہی" ان تمام نفسیاتی امراض کا مجرّب علاج ہے۔ میں یہ بات بطور تحدیثِ نعمت کہتا ہوں کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، میں نہ کبھی "اداس" ہوتا ہوں، نہ "بور" اور نہ مجھے کبھی DEPRESSION ہی سے سابقہ پڑا ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ مطالعے---------- یا کچھ نہ کچھ لکھنے---------- میں مصروف رہوں اور صبح و شام کے علاوہ ہمہ وقت ذکرِ "خفی" یا "جلی" کرتا رہوں۔ میں اس ضعیف العمری میں ایک ایک اور دو دو ماہ گھر میں اکیلا رہا ہوں، مگر مجھے نہ "اداسی" ہوئی ہے اور نہ میں "بوریت" کا شکار ہوا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ میرے دل میں اپنے "اہلِ بیت" اور ذریّت و احباب کی محبّت نہیں یا کم ہے۔ اصل یہ ہے کہ میں بڑا ہی "محبّت کرنے والا" انسان ہوں---- مگر "ذکرِ الٰہی" مجھے "اداس" اور "بور" نہیں ہونے دیتا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اگر میرے پاس "مطالعے" یا "لکھنے" کو کچھ نہیں ہوتا تو میں لاہور میں مقیم اور بیرونِ لاہور (بلکہ بیرونِ ملک) اپنے احباب کو خطوط لکھنا شروع کر دیتا ہوں۔ جب گھر سے باہر نکلتا ہوں تو گاڑی چلانے سے قبل قرآنِ مجید کی وہ طویل سورتیں۔ مثلاً یٰسٓ، سورۃ الملک اور سورۃ المزّمّل (جو مجھے زبانی یاد ہیں) پڑھنا شروع کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد نسبتاً چھوٹی سورتوں کی تلاوت کرتا ہوں۔ یوں میں ڈرائیونگ کے دوران بہترین قسم کے ذکر میں مشغول رہتا ہوں اور اس تلاوت کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے چھوٹے بڑے "حادثوں" سے بھی محفوظ رکھتے ہیں، حالانکہ میں اس عمر (74 برس) میں بھی کافی تیز رفتار سے گاڑی چلاتا ہوں---- وقت بچانے کی غرض سے۔ میرے ذاتی معالجین (جو بڑے عزیز دوست ہیں) مجھے یہ "حرکت" کرتے (تیز رفتاری) کئی بار دیکھ اور مجھ سے اس کا "شکایتاً" ذکر کر چکے ہیں۔ میرا جواب ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ میں خطرناک طریقے سے گاڑی تیز نہیں چلاتا---- صرف یک طرفہ ٹریفک والی سڑکوں پر یہ "حرکت" کرتا ہوں---- وہ بھی وقت بچانے کی غرض سے !

مختلف دعائیں اور اذکار و اوراد: ذیل میں وہ اہم ادعیہ، اذکار اور اوراد درج کر رہا ہوں، جو میرا "معمول" ہیں - آپ ان کے علاوہ بھی، حسبِ حال و ضرورت، قرآنِ

Marfat.com

مجید اور احادیثِ طیبہ میں وارد اور "پاکانِ اُمّت" کی سکھائی ہوئی دعائیں مانگ سکتے ہیں اور ان کے "مجرّب" اذکار و اوراد کو اپنا شعارِ زندگی بنا سکتے ہیں، لیکن پڑھئے سوچ سمجھ کر، لکھی ہوئی دعائیں "پڑھیں" نہیں بلکہ انہیں سوچ سمجھ کر دل کی گہرائیوں سے مانگیں۔

بات جو دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے!
(اقبالؒ)

ع "ازدل خیزد، بردل ریزد" فارسی زبان کا بڑا مشہور مقولہ ہے اور حقیقت پر مبنی ہے۔

اپنے دلوں میں اچھی اور پاکیزہ آرزوئیں "پالیں"۔ آرزو سچی اور "صالح" ہو تو ضرور پوری ہوتی ہے، اِلاَّ یہ کہ مشیّتِ ایزدی ہی اسے، کسی حکمت کے باعث، پورا نہ کرے۔ آرزو سے بڑھ کر "وصالِ دوست" "دوست کی دید" "دوست کی ہم نظری" اور "دوست سے ہمکلامی" ارفع و اعلیٰ نعمتیں ہیں۔

یہ آرزو بھی بڑی چیز ہے، مگر ہمدم!
وصالِ یار فقط آرزو کی بات نہیں
(فیض)

"ذکر" سے مے نوشی کا ترک کرنا: میرے دو دوست "مے نوش" تھے (اور بھی "علّتیں" پال رکھی تھیں)۔ نماز سے بھی غافل تھے، یا کبھی ادا کر لی تو بس ایک "رسم" یا "ورزش" کے طور پر! سید ابوبکر غزنویؒ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو غزنوی صاحب نے "نماز پڑھا کرو" کہنے کی بجائے انہیں "ذکرِ الٰہی" کرتے رہنے کی تلقین کی اور "آسان ترین" ذکر بتایا۔ انہوں نے پابندی سے ذکر کرنے کا وعدہ کیا ــــ اور اپنے وعدے پر قائم رہے۔ ان (مرحومین) میں سے ایک نے مجھے غزنوی

Marfat.com

صاحبؒ کی ملاقات کے لیے بھجوایا تھا؛ جب میں ایامِ جوانی میں' امریکہ میں تین برس گذار کر آیا تھا۔ غزنوی صاحبؒ کا کوئی دس گیارہ برس تک قرب حاصل رہا اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا--- اور فیض پایا--- بعد میں وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آپ امریکہ سے "امپورٹڈ" لباس زیبِ تن کرے،' مجھے پہلے پہل ملنے آئے تو میں نے خود کلامی کے انداز میں کہا: اللہ جانے یہ خُوبصورت "ماڈرن" جوان کیسے کیسے "الٹے سیدھے" سوال کرے گا؟ مگر آپ تو......."- دوسرے صاحب کو---- اور کتنے ہی احباب کو--- میں ان کے پاس لے کر گیا تھا' اور سب نے "ذکر" سے اپنی تربیت شروع کی اور جملہ "حرام" کاموں سے توبتہ النّصوح کی اور بڑے پاکباز ہو گئے۔ یہ سب "سرکاری آفیسرز" تھے؛ چند ہفتوں میں "پکّے نمازی" بن گئے' اور سب حج اور عُمرہ و زیارتِ مدینۂ منوّرہ سے مشرّف ہوئے۔

ع خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

آپ نے غور فرمایا کہ صرف "ذکرِ الٰہی" نے کیا رنگ دکھایا اور "ذاکرین" کیسے اللہ تعالیٰ کے رنگ (صبغۃ اللہ) میں رنگے گئے۔

یہ "فاذکرونی اذکرکم" کا زندۂ جاوید ثبوت اور نتیجہ تھا۔

میں "ادعیہ" اذکار اور اوراد کی فہرست رقم کرنے لگا تھا' مگر "بات سے بات نکلتی ہے" کے مصداق' اپنے اصل موضوع سے ہٹ گیا اور DIGRESSION ہو گئی ہے۔ گو اچھی' اور نصیحت آموز باتیں رقم ہوئی ہیں' لہٰذا معذرت کیسی؟

٢٢٢٩٢
Marfat.com

ادعیہ، اذکار و اوراد:

1- اھدنا الصّراط المستقیم..... (الفاتحہ)

2- درود شریف (نبی ﷺ کے لئے صلوٰۃ و سلام) - جونسا بھی "درود" (نبِی اکرمؐ کا خود بتایا اور تعلیم فرمایا ہوا) پسند ہو، بشمول درودِ ابراہیمیؑ کے۔

3- ربّنا اٰتنا فی الدّنیا حسنتہ و فی الاخرۃ حسنتہ وقنا عذاب النّار (اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا و آخرت میں حسنہ (بھلائی) عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا)۔

4- اللّٰھمّ لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا (اے اللہ تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور نہ کوئی شخص وہ عطا کرسکتا ہے ینفع ذالجدّ منک الجدّ جو تو منع کرے اور کوئی حقیقی منفعت اور عزّت و بزرگی نہیں جو تجھ سے نہ ملے۔ یہ دعا قرآن مجید میں نہیں، احادیث میں ہے۔

5- ربّنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا وترحمنا لنکوننّ من الخسرین

(اے ہمارے ربّ! بے شک ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو ہمیں مغفرت نہیں کرے گا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے)۔

6- ربّنا ھب لنا من ازواجنا و ذُرّیّتِنا قرّۃ اعین واجعلنا للمتّقین اماما۔

(اے ہمارے ربّ! ہمیں ہماری بیویوں (یا شوہروں) میں سے اور ہماری ذرّیّت سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب کر اور ہمیں مُتقیوں کا رہبر و مُقتدا بنا)۔

7- ربّنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انّک علٰی کلّ شئی قدیر

Marfat.com

(اے ہمارے ربّ ! ہمارے لئے ہمارے نور کی تکمیل فرما اور ہمیں مغفرت فرما' بے شک تو ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے)۔

8- فاطر السمٰوٰت والارض انت ولیّ فی الدّنیا والاخرۃ

(اے آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے تخلیق کرنے والے ! اس دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے۔

توفّنی مسلماً والحقنی بالصّٰلحین

مجھے اپنا فرمانبردار ہی مارنا اور مجھے صالح لوگوں میں شامل کرنا)

9- ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لّدنک

(اے ہمارے ربّ ! نہ کجرو کر ہمارے دل' ہدایت دینے کے بعد اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت

رحمتہ انّک انت الوھّاب

عطا فرما' بیشک تو ہی عطا کرنے (دینے) والا ہے)۔

10- ربّنا لا تؤاخذ نا ان نسینا اوا خطا نا........

(اے ہمارے ربّ ! نہ پکڑ ہمیں اگر بھول جائیں یا چوک جائیں).......

(سورہ البقرہ کے آخری رکوع میں وارد دعا)

11- ربّنا ماخلقت ھٰذا باطلا.......المیعاد۔

(اے ہمارے ربّ ! تو نے یہ (سب کچھ = کائنات) باطل طور پر نہیں بلکہ بالحق تخلیق کی ہے........ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا (آلِ عمران ع 11 پ 4)۔

(تہجّد کے وقت آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے پڑھی جاتی ہے)۔

12- ربّ اغفر وارحم وانت خیر الرّٰحمین

(اے ربّ ! مغفرت اور رحم فرما اور تو تو تمام رحم کرنے والوں سے بہتر (زیادہ) رحم کرنے والا ہے)۔

Marfat.com

-13 ربّنا افرغ علینا صبرا" وتوفّنا مسلمین (اے ہمارے ربّ ! ہمیں صبرو استقامت سے نواز اور اپنے فرمانبرداروں کے طور پر ہمیں وفات دینا)۔

-14 ربّ انّی لما انزلت الیّ من خیرٍ فقیر
(اے ربّ! بیشک میں ہر اس نعمت کا حاجت مند ہوں جو تو مجھے عطا فرمائے)

-15 ربّنا اٰتنا من لّدنک رحمته" و ھیِّی لنا من امرنا رشدا) (اے ہمارے ربّ ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے سامان کردے ہمارے جملہ امور میں درستی اور بھلائی کا)۔

-16 ربّ زدنی علما"
(اے ربّ ! بڑھا مجھے علم میں = میرا علم زیادہ کر۔

-17 لا الٰه الاّ انت سبحانک انّی کنت من الظّٰلمین ("آیۂ کریمہ")
(تیرے سوا (اے اللہ !) کوئی الٰہ ، معبود اور حاکمِ برحق نہیں توُ تمام کمزوریوں سے پاک ہے' بیشک میں ہی ظالموں میں سے ہوں) (مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونسؑ کی دعا)۔

-18 انّی مغلوب فانتصر
(اے رب !میں مغلوب ہو گیا ہوں سو تو ہی مدد فرما !)-

-19 واذا مرضت فھو یشفین
(اور میں جب بیمار پڑتا ہوں تو وہ (اللہ) مجھے شفا دیتا ہے)۔

-20 ربّ اشرح لی صدری و یسّرلی امری..... الخ
(اے پروردگار ! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو آسان فرما میری مدد کرکے'

Marfat.com

واحلل عقدة من لسانی یفقھوا قولی

اور میری زبان سے گرہ کھول دے تاکہ وہ لوگ میری بات سمجھ سکیں)۔

مندرجہ بالا دعاؤں کے علاوہ، کم و بیش پچیس دعائیں ہیں جو قرآنِ حکیم میں ملتی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ دعائیں یا تو اللہ تعالیٰ نے خود تعلیم فرمائی ہیں جیسے اھدنا الصراط المستقیم "یا" ربّ زدنی علما "یا" ربّ اغفر وارحم وانت خیر الراحمین یا انبیاء و رسل علیھم السلام کی مانگی ہوئی دعائیں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں نقل (QUOTE) کی ہیں یا صلحائے اُمت کی مانگی ہوئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسی دعائیں سمجھ کر اور دل کی گہرائیوں اور عجز و انکسار سے مانگی جائیں تو وہ ضرور قبول ہوں گی بفحوائے آیۂ قرآنی ...... وقال ربّکم ادعونی استجب لکم (المؤمن (40/60)

اور تمہارا پروردگار کہتا ہے تم مجھے پکارو، میں پہنچوں تمہاری پکار کو......

...... ترجمہ از موضح القرآن، شاہ عبدالقادر صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ)

نوٹ :- ان دعاؤں کے علاوہ ہر "ضرورت" کے لئے آپ کو قرآنِ مجید میں (یا احادیثِ طیّبہ میں) بہت دعائیں مل جائیں گی۔

احادیثِ طیّبہ میں وارد چند دعائیں

جنابِ رسول اکرمؐ نے بے شمار دعائیں تعلیم فرمائی ہیں جنہیں محدّثینِ کرام نے صحاحِ ستّہ (حدیث کی چھے صحیح کتابیں) میں نقل اور روایت کیا ہے۔ ان سب کا احاطہ کرنا تو اس "مضمون" میں نہ مقصود ہے اور نہ ممکن، لیکن چند اہم ترین ادعیۂ مسنونہ یہاں نقل کی جاتی ہیں یا اردو میں ان کا مفہوم درج کیا جاتا ہے۔ صحیحین (امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی ترتیب دی ہوئی صحیح کُتُب احادیث) کی فہرست دیکھ کر مطلوبہ دعائیں دیکھی اور نقل کی جا سکتی ہیں یا جیسا کہ بیان ہو چکا "حِصنِ حَصین"

Marfat.com

اور "مناجاتِ مقبول" سے رجوع کریں۔

1۔ اللّٰھم انّی اسئلک خیر ما سالکَ منه نبیّک محمّد صلّی اللّٰه علیه وسلّم واعوذ بک من شرّ ما استعُذک منه نبیّک محمّد صلّی اللّٰه علیه وسلّم انت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوّة الّا باللّٰه العلیّ العظیم

(اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے تیرے نبی حضرت محمدؐ نے سوال کیا اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی حضرت محمدؐ نے تیری پناہ چاہی۔ میں تجھی سے استعانت کرتا ہوں اور تجھی تک تمام باتوں کا پہنچنا (انجام) ہے اور برتر عظیم اللہ کے علاوہ کسی کو کوئی طاقت و قُوّت نہیں۔

اگر یہ دعا رسولؐ اللہ کی تعلیم کردہ نہیں بلکہ پاکانِ اُمّت میں سے کسی بزرگ کی سکھائی ہوئی ہے تو میں اللہ تعالی سے عفو و درگزر اور مغفرت کا طالب ہوں........... میرے لئے فوری طور پر، حوالہ تلاش کرنا آسان نہیں اور میں "مریض" اور "ضعیف" بھی ہوں)۔

نوٹ:۔ یہ بڑی جامع دعا ہے، اگر آپ جلدی میں ہیں اور نماز کے بعد لمبی لمبی دعائیں نہیں مانگ سکتے تو "ربّنا اٰتنا فی الدّنیا حسنته........ والی مختصر مگر جامع دعا اور درجِ بالا دعا مانگ لیں۔ یہ دونوں کفایت کریں گی۔ اگر "ربّنا ظلمنا انفسنا......" (حضرت آدمؑ اور حضرت حوّاؑ کی دعا) بھی ساتھ مانگ لیں تو "سونے پر سہاگہ" والی بات ہوگی۔ وبِیَدہ التَّوفِیق۔

2- اللّٰھم انت السّلام و منک السّلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔

Marfat.com

(اے اللہ! تو سراسر سلامتی ہے اور سلامتی تجھی سے ہے' اے صاحبِ جلال و اکرام! تو بڑی برکت والا ہے)

(یہ دعا بعض الفاظ کے اضافے کے ساتھ کسی قدر طویل بھی ہے)۔

3- اللّٰھمّ اعنّی علیٰ ذکرک و شکرک و حسن عبادتک

(اے اللہ! میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت کی خوبی (حُسن) پر)۔

4- اللّٰھمّ قنی شرّ نفسی واعزم لی علیٰ رشد امری۔

(یا اللہ! محفوظ رکھ مجھے میرے نفس کی برائی سے اور ہمّت دے مجھے اپنے کام کی ہدایت پر)۔

5- اللّٰھمّ اجعل حبّک احبّ الیّ من نفسی واھلی ومن الماء البارد۔

(اے اللہ! کردے اپنی محبّت زیادہ پیاری مجھے اپنی جان سے اور اپنے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے)۔

6- اللّٰھمّ انّی اسئلک العفو و العافیته فی الدّنیا والآخرة

(اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں)

7- اللّٰھمّ انک عفوٌّ تحبّ العفو فاعف عنّی (یَا غَفُوْرُ !)

(اے اللہ! تو سراسر عفو ہے، عفو کو پسند کرتا ہے' سو مجھے معاف فرما دے۔ (یہ شبِ قدر کی ساعتِ خاص کے لئے دعا ہے)۔

8- یاحَیُّ یا قَیُّوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلّه ولا تکلنی الیٰ نفسی طرفة عین

(اے حیّی و قیوّم! تیری رحمت کی طرف فریاد لاتا ہوں۔ درست کردے میرے تمام احوال کو اور نہ سونپ مجھے میرے نفسِ امّارہ کی طرف ایک لمحہ بھی)۔

Marfat.com

9- اللّٰھمّ اغفرلی ذنبی و وسّع لی فی داری وبارک لی فی رزقی

(اے اللہ ! بخش دے میرے گناہ اور وسعت دے مجھے میرے گھر میں اور برکت دے مجھے، میرے رزق میں) - ایک حدیثِ طیبہ کے مطابق یہ دعا وضو کرنے سے قبل مانگی جاتی ہے)۔

10- اللّٰھمّ اجعلنی من التّوّابین واجعلنی من المتطھّرین

اے اللہ! کردے مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے مجھے پاک صاف لوگوں میں سے ...... (یہ دعا وضو کے بعد مانگی جاتی ہے)۔

11- اللّٰھم انّی اسئلک من فضلک

(اے اللہ ! میں سوال کرتا ہوں (مانگتا ہوں) تجھ سے تیرے فضل کا۔

(یہاں "فضل" سے مراد "رزق" بھی ہے)۔

12- اللّٰھمّ تسمع کلامی و ترٰی مکانی وتعلم سرّی و علا نیتی ......

اللّٰھمّ لا تجعلنی بدعائک شقیّاً وکن بی رؤفاً رّحیماً یا خیرالمسؤلین و یا خیر المعطین اللّٰھمّ الیک اشکو ضعف قوّتی وقلّته حیلتی وھوانی علی النّاس یاارحم الرّاحمین الٰی من تکلنی؟ الٰی عدوّ یتھجّمنی / یتجھّمنی ام الٰی قریب ملّکته امری ان لّم تکن ساخطا علیّ فلا ابالی غیر ان عافیتک اوسع لی

(اے اللہ ! تو میرے کلام کو سنتا ہے اور میری حالت کو دیکھ رہا ہے اور میرے چھپے اور ظاہر سے بخوبی واقف ہے - اے اللہ ! مجھے اپنی دعا سے محروم نہ کر اور تو میرے لئے سراسر رؤف و رحیم ہو جا۔ اے وہ سب سے اچھی ذات جس سے

Marfat.com

سوال کیا جاتا ہے اور اے عطا کرنے والوں میں سب سے اچھے ! اے اللہ ! میں تجھی سے فریاد کرتا ہوں اپنے ضعیفُ القوٰی ہونے کی اور اپنی کم سامانی کی اور لوگوں کی نظروں میں کم وقعتی کی' اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ! مجھ پر رحم فرما۔ تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے؟ دشمن کے کہ سینہ زوری کرے مجھ پر یا ترش روئی کرے' یا کسی عزیز کے قبضے میں دے دے میرے سب کام ' اگر تو مجھ پر غصہ نہ ہو تو مجھے کوئی پروا نہیں ' مگر پھر بھی تیری عافیت میں مجھ کو زیادہ گنجائش ہے....... (یہ دعا زخمی ہونے کے بعد نبیؐ نے طائف میں مانگی تھی !)

-13 اللّٰھمّ انت ربّی لا الٰہ الّا انت خلقتنی و انا عبدک وانا علیٰ عھدک و وعدک ما استطعت اعوذبک من شرّما صنعت و ابوء لک بنعمتک علیّ و ابوء بذنبی فاغفرلی فانّہٗ لا یغفر الذّنوب الّا انت

(اے اللہ ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں' تو نے مجھے پیدا کیا اور میں اپنے وعدے پر قائم ہوں اور تیرے عہد پر بھی جہاں تک میری استطاعت ہو' میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر شر سے جسے میں نے خود کیا اور تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر تو نے ارزانی فرمائی اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا سو تو مجھے مغفرت فرما کہ تیرے علاوہ کوئی گناہ بخش نہیں سکتا)۔

-14 اللّٰھم اسلمت نفسی الیک و وجّھت و جھی الیک و فوّضت امری الیک و الجأت ظھری الیک رغبتاً و رھبتہً الیک لا ملجا و لا منجا منک الّا الیک اللّٰھمّ امنت بکتابک الّذی انزلت وبنبیّک الّذی ارسلت

(اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد اور حوالے کی اور اپنا چہرہ (رخ) تیری

Marfat.com

طرف کر لیا اور اپنے معاملات تیرے سپرد کئے اور اپنی پیٹھ (ناطاقتی) تیری طرف کر دی، تجھ سے رغبت اور رحمت کی امید پر، تیرے علاوہ کوئی ملجا و ماؤی نہیں، نہ پناہ دینے والا - اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا اور تیرے نبیؐ پر بھی جسے تو نے بھیجا)۔

(یہ دعا رات کو سوتے وقت استغفار کے بعد مانگنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے) ماخوذ از "بخاری شریف"۔

15- اللّٰھمّ اجعل اوسع رزقک علیّ عند کبر سنّی وانقطاع عمری

(یا اللہ! کرنا سب سے فراخ رزق اپنا میرے لئے، میرے بڑھاپے اور میری عمر کے ختم ہونے پر)۔

ان کے علاوہ بیسوں دعائیں گہرہائے آبدار سے، بھری ہوئی کُتب احادیث میں موجود ہیں۔ الحمد للہ، مجھے مزید بہت سی ادعیۂ مسنونہ یاد ہیں مگر مضمون کی طوالت کے خوف سے عربی مَتن والی دعائیں نقل کرنا چھوڑ رہا ہوں۔ شائقین "حِصنِ حَصین" اور "مناجاتِ مقبول" اور دوسری کتب سے رجوع کریں (واضح رہے کہ جناب ختمی مرتبتؐ ہر آن (کُلّ اَحْیَانِہٖ) ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ آنجنابؐ کی آنکھیں تو سوتی تھیں مگر قلباً" شاکراً" اور لساناً" ذاکراً" ہمہ وقت یادِ الٰہی سے تر رہتے تھے...... اور نیند کے دوران قلبِ مبارک سوتا نہیں تھا...... ظاہر ہے ذکر میں مصروف رہتا تھا!

ارشاداتِ نَبوِیؐ (مفہوم)

1- ذکرِ الٰہی سے اپنی زُبان تر رکھو۔

2- ذکرِ الٰہی زنگ شدہ دلوں کا صیقل (پالش) ہے۔

Marfat.com

3- سونے سے قبل اور سو کر اٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور (تعلیم کردہ) دعائیں مانگو۔

4- وضو کے دوران اللہ کا ذکر کرو' کیونکہ جو شخص وضو کے دوران اللہ کا ذکر نہیں کرتا اس کا وضو ہی نہیں ہوتا !

5- گناہوں سے دل پر سیاہ نقطے پڑ جاتے ہیں' ان کو صرف ذکرِ الٰہی مٹاتا ہے۔

6- زن و شو کے جنسی تعلقِ خاص کے وقت بھی اللہ کا نام لو (ذکر کرو)۔

7- سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم

یہ ایسے دو کلمات ہیں جو "زبان پر ہلکے ' میزان میں بھاری (وزنی) اور رحمٰن کو محبوب ہیں۔ ("بخاری شریف" میں یہ حدیث آئی ہے)۔

8- اعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم اور

9- لاحول ولا قوّۃ الا باللّٰہ العلیّ العظیم کثرت سے (سمجھ کر) پڑھا کرو۔

10- فجر و عصر کی نمازوں کے بعد سبحان اللّٰہ ' الحمد للّٰہ اور اللّٰہ اکبر (تسبیحاتِ فاطمیؓ) 33 - 33 اور 34 بار پڑھا کرو۔ یہی ذکر 25 یا 10 بار ہر دوسری نماز کے بعد کیا کرو۔

11- ہر نماز کے بعد آیتہ الکرسی (سمجھ کر) پڑھا کرو۔

12- استغفار کو لازم جانو : میں دن میں ستّر 70 بار اپنے اللہ سے "استغفار" کرتا ہوں۔

13- تم میں سے ہر کوئی خطا کار ہے اور خطاکاروں میں سب سے اچھے وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں۔

ان کے علاوہ بیسیوں اذکار و اوراد کتبِ احادیث میں مروی ہیں اور یہ اذکار و اوراد کتابی شکل میں بھی دستیاب ہیں۔

Marfat.com

نوٹ :- حضور نبیِ اکرمؐ کی بڑی اہم احادیثِ طیّبہ ملی ہیں، جنہیں بطور ضمیمہ اس مضمون کے اختتام پر مع اردو ترجمہ، شامل کرلیا ہے۔

ذکر و فکر:

"ذکر" کے علاوہ قرآنِ مجید میں "تدبُّر" اور "غور و فِکْر" پر بڑا زور دیا گیا ہے، کیونکہ "ذکر" کا "تدبُّر" اور "فِکْر" (سوچنا، غور کرنا) سے قریب کا رشتہ ہے یا، بالفاظِ دیگر، یہ لازم ملزوم ہیں۔ دلیل کے طور پر درجِ ذیل آیۂ جمیلہ پر غور کریں۔

...... الّذین یذکرون اللّٰہ قیاماً .... ویتفکّرون فی خلق السّمٰوٰت والارض ج ربّنا ما خلقت ھٰذا باطلا ج سبحانک فقنا عذاب النّار....... الخ (آلِ عمران: 3/191)-

(عقل والے وہ ہیں)

"جو یاد کرتے ہیں اللہ کو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور غور و فکر کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق (پیدائش) میں (اور پھر پکار اٹھتے ہیں) کہ "اے ہمارے پروردگار اور نشوونما دینے والے مالک! تو نے یہ سب کچھ عَبَث (بے کار، بِلا مقصد) نہیں تخلیق کیا (بنایا)- تو ہر عیب اور کمزوری سے پاک ہے (یعنی ہر شے پر کامل قدرت رکھتا ہے) سو ہمیں "النّار" (دوزخ) کے عذاب سے بچا!"

یہ "بڑی عظیم" آیتِ مبارکہ ہے اور غور و فکر کو اُولُوالاَلباب (مومنوں) (عقل والوں) کی صفت بتاتی ہے، یعنی وہ اس دنیا میں غافل اور اندھے بن کر نہیں رہتے بلکہ کائنات کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں --- اور بہت کچھ سیکھتے ہیں!

جو ذکر کی گرمی سے شُعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سُرعت میں بجلی سے زیادہ تیز!
(اقبالؒ)

Marfat.com

اذکار و اوراد:

اب چند اہم اذکار و اوراد کی مختصر فہرست دی جاتی ہے۔

1- یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

2- یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 3- یَا اَللّٰہُ یَا سَلَامُ یَا قَوِیُّ!

4- یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ

5- اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ

(آیتہ قرآنی)

6- یَا رَزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (قرآنی الفاظ)

7- یا مُجیب الدّعوات، یا قاضی الحاجات، یا شافی الامراض، یا رفیع الدّرجات، یادافع البلیّات، یا احلّ المشکلات، یا کافی المهمّات، یا ارحم الرّاحمین

ترجمہ

4- اے لطف کرنے والے! مجھے اپنے لطف و کرم سے نواز!

5- اللہ اپنے بندوں سے لطف و کرم کرنے والا ہے، جو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ بڑا ہی صاحب قوّت و سطوت ہے۔

6- اے ازبس بخشش و عطا کرنے والے! ناقابلِ تسخیر قوّت والے!

7- اے ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والے! اے (ہماری) حاجات یا ضروریات کو پورا کرنے والے! (مجھے رحمت و حسنہ عطا کر) اے امراض سے شفاء دینے والے! اے مراتب کو بلند کرنے یا رفعت دینے والے! اے آفات و بلیّات کو دور کرنے والے! اے مشکلات اور دشواریوں کو حل کرنے والے یا ان کا حل بتانے والے! اے ازبس امور میں کفایت کرنے والے!

اے سب سے بڑے اور حد درجہ رحم و کرم اور رحمت ارزانی کرنے والے!

Marfat.com

(رحم فرما)۔

"ذکر سے مسرّت و سُرور کا ملنا:

ایک وقت آتا ہے کہ کثرتِ ذکر (گوشہ نشینی کی حالت میں بالخصوص) سے مسرّت و سرور حاصل ہوتے ہیں اور "ذاکر" یہ کہنے میں بڑی مسرّت محسوس کرتا ہے کہ

ے جب تجھے یاد کر لیا صُبح مہک مہک اٹھی
جب ترا غم جگا لیا رات مچل مچل گئی
(فیض)

اس بات کو ذہن میں ہمیشہ مستحضر رکھنا چاہیئے کہ "لذّت" اور سرور و مسرّت مقصود بالذّات نہیں، بلکہ ایک اِضافی نعمت (FRINGE BENEFIT) ہے! اصل مقصود و مطلوب اِلٰہِ جمیل ہے، اور "ذکر" کے ذریعے اس سے تعلّق اُستوار کرنا۔

"ذکر" کے حوالے سے "حرام و حلال"!

روایت ہے کہ حضرت سعید ابن المسیّبؒ سے، کسی نے کہا کہ مجھے ایسا حلال بتائیں جس میں حرام کا شائبہ تک نہ ہو اور اسی طرح ایسا حرام بتایئے جس میں حلال کا شائبہ نہ ہو۔ آپؒ نے فرمایا:

"اللہ کا ذکر وہ حلال ہے جس میں حرام کا شائبہ نہیں، اور غیر اللہ کا ذکر وہ حرام ہے جس میں حلال کا شائبہ نہیں !"

اس سے ظاہر ہوا کہ غیر اللہ (اللہ کے علاوہ کسی) کا "ذکر" کرنا ("نام جپنا") حرام ہے۔ "نعتِ" رسولِ مقبولؐ (جس میں مشرکانہ عقائد و خیالات کا اظہار نہ ہو) اور صحابہ کرامؓ کی "منقبت"، "غیر اللہ کے ذکر" کے زُمرے میں نہیں آتے۔ نعت اور منقبت کہنا، شاعری کی سب سے مشکل اور "خطرناک" صِنف ہے کیونکہ بقول مولانا الطاف حسین حالی (مرحوم و مغفور) نبیوںؑ اور ولیوںؒ کا درجہ بسا اوقات اللہ سے بھی بڑھا دیا

Marfat.com

جاتا ہے اور اسے "کارِ خیر" سمجھا جاتا ہے !

اللہ تعالیٰ کے "ذاکرین" / "ذاکرات":

سورۂ احزاب (35 /33) میں اللہ تعالیٰ نے جن مختلف صفات کے / کی حامل مومنین / مومنات اور مسلمین / مسلمات (مومن مرد اور مومن عورتیں --- مسلم مرد اور عورتیں) کے لئے "مغفرت" اور "اجرِ عظیم" تیار کر رکھا ہے ان کے زمرے میں " ذاکرین اللہ کثیرًا و الذّاکرات " کا بھی ذکر اور شمار فرمایا ہے ---- یعنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں !

سو خوشخبری ہو ان مومن / مسلم بھائیوں / بہنوں کو جو "کثرت سے اللہ کا ذکر" کرتے/ کرتی ہیں کہ اس خالق و مالکِ کائنات نے ان کے لئے "مغفرت" اور "اجرِ عظیم" تیار رکھا ہوا ہے ----- اور

1- ومن اصدق من اللّٰہ حدیثا" (النّساء: 4/87)

2- ومن اصدق من اللّٰہ قیلا- (("): 4/122)

3- انّ اللّٰہ لا یخلف المیعاد - (اٰلِ عمران: 3/9)

1- اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچّی (ہوسکتی) ہے !

2- " " " " کس کا قول سچّا (ہوسکتا) ہے !

3- یقیناً (بے شک) اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا !

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جہاں "ذاکرین اللّٰہ کثیرًا" والذّاکرات کی توصیف و تحسین فرمائی ہے وہاں، مختلف مقامات پر "غیر اللّٰہ" کا ذکر کرنے والوں / والیوں کو "وعیدیں" سنائی ہیں، کیونکہ غیر اللہ کا ذکر کرنا (نام جپنا) جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا "حرام" ہے۔ اسی سے یہ بھی مستنبط ہوا کہ "اللہ کا ذکر کرنے والے" کے علاوہ، غیر اللہ (دوسروں) کا ذکر کرنے والے کو "ذاکر" کہنا صریحا" غلط اور ناجائز ہے !

Marfat.com

بعض اذکار کے مختلف اثرات:

یہ کہنا لگتا تو عجیب ہے مگر بات سچی ہے کہ بعض "ذکر" اثر کے اعتبار سے "ٹھنڈے" (راحت افزا) اور بعض "گرم" ہوتے ہیں، مثلاً جو شخص اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے "یا جبّار" یا "یا قہّار" کا ذکر کرتا رہے، گا تو نفسیاتی طور سے اس کے مزاج میں غِلظت اور سختی آئے گی اور جو "یا رحمٰن، یا رحیم" یا "یا سلام" یا "یا غفّار" ۔ "یاکریم" کا ذکرِ کثیر کرے گا اس میں رأفت و الفت، محبّت اور عفو و در گذر کے جذبات پرورش پائیں گے۔ لِہٰذا، "ذکر" کے لئے، اپنے مزاج کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ میں سے حسبِ ضرورت نہایت مناسب (MOST APPROPRIATE) اسمِ مبارک کا انتخاب کرنا چاہیئے، ورنہ "نزلہ بر عضوِ ضعیف" کے مصداق، شامت "گھر والوں" اور "دوسرے ماتحتوں" کی آئے گی، اور آپ کا فشارِ خون (Blood Pressure) بلا وجہ بڑھ جائے گا اور آپ کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے!

"ذکر" نسیان کا علاج ہے:

بُھول جانا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ خاص طور سے، واقعات اور لوگوں کے نام بُھول جانا تو آج کی مصروف زندگی میں ایک عام مشاہدہ ہے۔ اس "بھول جانے" (یا "نسیان") کا قرآنی علاج یہ ہے کہ "اللہ (ربّ) کو یاد" کر لیا جائے - سُورۃ الکھف (آیت نمبر24) میں ارشاد ہوتا ہے: "واذکر رّبّک اذا نسیت" یعنی! جب بُھول جایا کرو تو اپنے پروردگار کو یاد کر لیا کرو۔ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ دورانِ گفتگو اگر کسی صاحب کا نام یا قرآنِ مجید کی کوئی آیتہِ مبارکہ یا نبیِ اکرمؐ کی کوئی حدیثِ طیبّہ یاد نہیں آ رہی تو میں نے، گفتگو روک کر، "پروردگارِ عالم کا ذکر" کیا اور بُھولی ہوئی بات یاد آ گئی! یہ "ذکرِ ربّی" کا اعجاز ہے۔

Marfat.com

حج کے دوران "ذکرِ الٰہی":

ایّام حج کے دوران "تَلبِیَہ" کا اٹھتے ۔ بیٹھتے اور کثرت سے پڑھتے رہنا (یعنی لبیّکَ اللّٰھُمَّ لبیّک ' لبیّک لا شریک لک لبیّک انّ الحمد و النّعمۃَ لک والملک ' لا شریک لک "حاضر ہوں' اے میرے اللہ! حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں ' بے شک' تمام شکر اور حمد وثنا اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور حکومت بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں" بھی "ذکرِ الٰہی" ہی ہے بلکہ اس کا پڑھنا لازم ہے' یہ عبادت کا اہم حصہّ ہے۔ اسی طرح ' مختلف مقاماتِ مقدّسہ پر ' طواف کے دوران اور "سعی" کرتے وقت جو دعائیں مانگی جاتی ہیں ان کے علاوہ مختلف الفاظ میں اللہ کا ذکر کرنے کا بھی حکم ہے۔اس "مضمون" کے اختتام پر جو آیاتِ قرآنی نقل کرنا چاہتا ہوں ' ان میں دورانِ حج "ذکر" کرنے کا مذکور آئے گا۔

"تبلیغِ" (دین) بھی "ذکر" ہے:

"تبلیغِ (دین) کرتے ہوئے بھی آپ اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر کرتے ہیں' کیونکہ دین کی کوئی بات اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

"روح" کی غذا:

انسان جسم و روح کا مرکّب ہے۔ جسم کی نشوونما کے لئے اور زندہ رہنے کے لئے مختلف ماکولات اور مشروبات (طیّبات من الرّزق) کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے۔ خود انسان نے بھی انواع و اقسام کے پکوان اور لذیذ مشروبات اختراع کی ہیں۔ اگر خوراک جسم کی غذا ہے تو "ذکرِ الٰہی" نفس کی غذا' لہٰذا جہاں ہم اپنے جسم کو پاک و صاف رکھتے ہیں اور اسے عمدہ عمدہ نعمتیں کھلاتے ہیں وہاں ہمیں "روح" کی غذا کی بھی فکر کرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ جب نَفْسِ قَفَسِ عنصری سے پرواز کر جاتا ہے تو انسان

Marfat.com

گوشت۔ پوست اور استخوان کا "ڈھیر" ("تنِ مُردہ") بن کر رہ جاتا ہے جسے جلد از جلد "زیرِ زمین" پہنچانے کا انتظام کرنا پڑتا ہے، ورنہ Decompose ہو کر یعنی گل سڑ کر بدبو اور تعفّن پیدا کرتا ہے --- اور زیرِ زمین جاکر تو اسے، بہر حال، حشرات الارض کی غذا بننا ہے، مگر نفس اگر پاکیزہ ہے تو وہ اعلیٰ عِلّیّین میں (جنّت میں بھی) جاتا ہے، اور اگر "پاکیزہ انسان" کی روح نہ ہو جب بھی "مرتی" نہیں ہے، کیونکہ یہ "اللہ کی روح" "مِن رُّوحِی" میں سے ہے۔

اللہ کا ذکر "اکبر" ہے:

قرآنِ مجید اور فرقانِ حمید کا اکیسواں پارہ درجِ ذیل آیت سے شروع ہوتا ہے:۔

اتل ما اوحی الیک من الکتٰب و اقم الصّلٰوۃ ان الصّلٰوۃ

تو پڑھ جو اتری تیری طرف کتاب اور کھڑی رکھ نماز، بے شک روکتی

تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ط ولذکر اللّٰہ اکبر ط واللّٰہ یعلم ما تصنعون ○ (العنکبوت: 29/45)

ہے نماز بے حیائی اور بری بات سے، اور اللہ کی یاد ہے سب سے بڑی، اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو (مُوضحُ القرآن)۔

اس آیتِ شریفہ کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کریں - اس میں "ذکر" سے پہلے لام تاکید آیا ہے، لہٰذا ان چار الفاظ کا ترجمہ ہوگا: "اور ضرور اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے"۔ گویا اقامتِ صلوٰۃ کا حکم دینے کے بعد اور اس ("صلوٰۃ") کی "روکنے" اور "منع کرنے" کی صفات بیان فرمانے کے بعد کہا جا رہا ہے کہ "اللہ کی یاد تو ہے ہی سب سے بڑی (بات / شے)"۔

اس سے "ذکرِ الٰہی" کا مقام واضح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب انسان کا آپریشن ہوا ہو اور اس کا جسم خون آلود ہو اور لباس بھی، اور وہ نماز ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو اسے "ذکر" کرنا چاہئے (نماز بعد میں، قضا کر کے ادا کی جا سکتی ہے) کیونکہ یہاں "ذکر" کو

"سب سے بڑی چیز / بات ("اکبر") فرمایا گیا ہے، جیسے، ہم کہتے ہیں "اللّٰہ اکبر" (اللہ سب سے بڑا ہے)۔ یہاں ضمناً یہ بھی بیان کردیا جائے کہ اس آیتِ قرآنی کے مطابق "الصّلوٰۃ" لازماً "بُخل و بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی / منع کرتی ہے۔ اور اگر کسی کی نماز اسے ان خرابیوں سے نہیں روکتی تو وہ اور تو سب کچھ ہو سکتی ہے، مگر "الصّلوٰۃ" نہیں ہو سکتی! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور غیر مبہم ارشاد کے مطابق "الصّلوٰۃ" تو لازماً "بُخل و بے حیائی اور بُری باتوں" سے روکتی ہے۔ اب اگر نماز پڑھی بھی جا رہی ہے اور "فحشاء و مُنکَر" کا ارتکاب بھی ہو رہا ہے تو "الصّلوٰۃ" ادا نہیں ہو رہی! "نمازیوں" کو اس آیۂ جلیلہ پر غور کرنا چاہئے اور "نماز پڑھنے" کی بجائے "الصّلوٰۃ قائم" کرنا چاہئے اور نماز کے تقاضے پورے کرنا لازم ہے!

نصیحت کیسے اور کب کرنا چاہئے؟:

نصیحت ایسے شخص کو کرنا چاہئے جو نصیحت سننے کو تیّار ہو اور نصیحت سے فائدہ حاصل کرنے کا خواہشمند ہو۔ اگر کوئی شخص "نصیحت" میں دلچسپی ہی نہیں رکھتا' Interested ہی نہیں تو چکنے گھڑے پر پانی ڈالنے یا پتھریلی زمین میں بیج ڈالنے سے حاصل کیا؟ تضیعِ اوقات اور توانائی کا زیاں (Waste of Time and Energy)! قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات جنابِ رسولِ اکرمؐ کو ان الفاظ میں (بصیغۂ امر) ارشاد فرمائی ہے:

" فذکّر ان نّفعت الذّکریٰ (الاعلی 87/9)
(تو تم نصیحت کرو اگر نصیحت نفع دے !)۔

* اس چھوٹی سی آیت میں "ذکر" ("فعل" کے طور سے) اور "ذکریٰ" ("اسم" کے طور سے) دونوں (الفاظ) آگئے ہیں !

آگے سورۂ "الغاشیہ" (88) کی آیات 21 تا 26 میں بھی غور فرمائیے۔

"فذکّر تف انّما انت مُذکِّرٌ ○ لست علیھم بمصیّطرٍ ○

الاّ من تولّٰی وکفر ○ فیعذّبه اللّٰه العذاب الاکبر ○ انّ الینا ایابهم ثم انّ علینا حسابهم ○

(ترجمہ) "سو تُو سمجھا، بیشک تو "سمجھانے والا" ہی ہے، تُو نہیں ان پر داروغہ، مگر جس نے منہ موڑا اور کفر (انکار) کیا تو عذاب کرے گا اللہ اس کو سب سے بڑا عذاب، بیشک ہماری طرف ہی ان کو پھرنا (آنا، لوٹنا) ہے، پھر ہمارے ہی ذمّہ ہے ان سے حساب لینا"۔

اس آیتِ جلیلہ و جمیلہ (یا جمیلہ و جلیلہ!) سے عیاں ہے کہ واعظ کا کام (احسن طریقے سے) وعظ و نصیحت کرنا ہے۔ "ڈنڈے کے زور" سے کسی کو مجبور کرنا نہیں؛ دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے:

" (البقرۃ 2/256) لا اکراہ فی الدّین (دین کے معاملے میں جبرو اکراہ نہیں ہے)...... یعنی برضا و رغبت کوئی مان لے تو فبہا ورنہ آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا (ان شاء اللہ، اجر ملے گا)، نہ ماننے والا خود اپنی تباہی کا سامان کر رہا ہے اور اس کے انجام سے لازما" دوچار ہوگا۔

قرآنِ حکیم میں اس مضمون کی متعدّد آیات ہیں۔ یہاں مزید دو آیات درج کی جاتی ہیں تاکہ بات واضح ہو جائے۔

1- "ادع الی سبیل ربّک بالحکمته والموعظته الحسنته وجادلهم بالّتی هی احسن (النحل: 16/125)

(ترجمہ) بلاؤ اپنے پروردگار کے راستے کی طرف دانائی سے اور بھلی نصیحت سے، اور الزام دے (جدال کر) ان کو بہترین طریقے سے۔

2- "فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر...... الخ

(الکهف 18/29)

(ترجمہ) سو جس کا جی چاہے ایمان لائے، اور جس کسی کا جی چاہے کفر (انکار) کرے)۔

Marfat.com

مال اور اولاد کی محبت اور اللہ کی یاد:

مال اور اولاد کی محبت (جب اللہ کی محبت پر غالب آجائے) اللہ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اوراس سے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں منع فرمایا ہے۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(المنٰفقون: 63/9)

(ترجمہ) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد (یاصلوٰۃ) سے غافل نہ کردیں' اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہی تو نقصان (خسارہ) اٹھانے والے ہیں۔

اس کے مقابلے میں یہ بھی فرمایا کہ:

"...... رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ..... الخ (النّور: 24/37)

(ترجمہ)...... (ان میں سے ایسے) لوگ ہیں جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے اور اقامتِ صلوٰۃ سے اور ایتائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کردیتی۔

"اھلُ الذِّکر":

قرآنِ مجید میں ذکر کرنے والے مؤمنین / مومنات کے لئے بالعموم "ذاکرین/ ذاکرات" کے الفاظ آئے ہیں جن کا اوپر ذکر آچکا۔ مشرکین و کُفّار کو مخاطب کرکے قرآنِ حکیم جب "اھل الذّکر" کی اصطلاح استعمال کرتا ہے تو اس سے مراد' بالعموم' اہلِ کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) ہوتے ہیں...... مثلاً

"فاسئلوا اھل الذّکر ان کنتم لا تعلمون (اگر تم نہیں جانتے تو "اہل الذّکر" سے پُوچھ لو (النحل: 16/43)۔

Marfat.com

"ذکر" سے روگردانی کرنے والوں سے متعلّق حکمِ الٰہی:

"فاعرض عن مّن تولّٰی ۵ لا عن ذکرنا ولم یرد الاّ الحیٰوۃ الدّنیا..... الخ)

(سو، جو ہماری یاد سے منہ موڑتا ہے، تو اس سے اعراض کر (اسے اس کے حال پر چھوڑ دے) یعنی اسے جو حیاتِ دنیوی کے علاوہ اور کسی شے (مثلاً روزِ آخرت) کو نہیں چاہتا......"۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جو شخص صرف "دنیا طلبی" کا آرزومند ہے اور اسے لذّاتِ دنیا (جو عارضی ہیں) ہی کی خواہش ہے اسے چھوڑ دیں اور اپنا وقت اور محنت کسی اور پر صرف کریں، جو دنیا کے علاوہ "آخرت" کا بھی طالب ہو۔ آج کل کی بولی میں یوں سمجھنا چاہئے کہ "DIE – HARDS" سے کنارہ کشی اختیار کریں۔

اللہ کا ذکر بن کر جس کا دل اور سخت ہو جائے، اس کے لئے تباہی ہے

ارشاد ہوتا ہے:

" فویل لّلقٰسیته قلوبھم عن ذکر اللّٰه ط اولٰئک فی ضلٰل مّبین ○ (الزّمر: 39/22)

(سو تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کی یاد (نصیحت) سے اور زیادہ سخت ہو گئے، وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں)۔

نوٹ:- "ویل" کا لفظ، عربی زبان میں، دوزخ کے لئے بھی مستعمل ہے !

"فلاح" کسے نصیب ہوتی ہے؟

قرآنِ مجید میں، بالعموم، دنیاوی بھلائیوں اور نعمتوں کے لئے "حسنہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لفظِ "فلاح" (اور "فوز") کا تعلّق زیادہ تر آخرت کی بھلائی اور کامیابی و کامرانی کے لئے آتا ہے — گو "فلاحِ دارین" (دنیا اور آخرت کی فلاح) کی ترکیب بھی مستعمل ہے - نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد جو "ذکرِ کثیر" کرنے کا حکم دیا گیا

Marfat.com

ہے اس کا نتیجہ "فلاح" ہے!

سورہ الجمعتہ (62/10) میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

" فاذا قضیت الصّلٰوۃ........ واذکروا اللّٰہ کثیرًا لّعلّکم تُفلحون۔

(اور جب نمازِ (جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل (رزق) میں سے تلاش کرو اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ)۔ یہاں ضمناً یہ بیان کر دینا مناسب ہو گا کہ ہمارے بھائی (اِلّا ما شاء اللہ) جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے پر، مسجد سے باہر قدم رکھتے ہی "گپ شپ" اور "سیاسی باتوں" میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ذکرِ کثیر نہ کر کے اپنے آپ کو "فلاح" سے محروم کر لیتے ہیں! یہ زیادہ تر "نادانی" سے ہوتا ہے۔ قرآن سے دوری اور مہجوری کا یہ کرشمہ ہے کہ لوگ نمازِ جمعہ تو بالالتزام ادا کرتے ہیں ---- مگر "ذکرِ کثیر" کا انہیں خیال تک نہیں آتا، کیونکہ انہیں اس حکمِ الٰہی سے آگاہی ہی نہیں ہے!

Marfat.com

انسانی قلوب پر ذکرِ الٰہی کے اثرات:

ذکرِ الٰہی سے انسانی قلوب پر مختلف قسم کے اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔

* سب سے بڑا اثر تو "اطمینانِ قلب" ہے جو امریکہ جیسے دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ملک کے باشندوں کو بھی نصیب نہیں اور اس کی تلاش میں سرگرداں ہیں' کبھی "جوگیوں" کے پیچھے بھاگتے ہیں' کبھی "غم غلط کرنے" کے لیے مے نوشی اور دوسری "عیاشیوں" سے "لطف اندوز" ہوتے ہیں' مگر دل و دماغ کا سکون میسّر نہیں آتا' کیونکہ یہ مال خرچ کر خریدا نہیں جا سکتا! اللہ تعالیٰ نے "اطمینانِ قلب" کے حصول کا بڑا آسان "نسخۂ کیمیا" خود تجویز فرما دیا ہے' جس پر کچھ خرچ نہیں آتا ـــــ اللہ کی لگن اور اس سے شدید ترین محبت ہو تو "ذکرِ کثیر" کی سعادت / نعمت نصیب ہوتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ -165/ 2)-

(جو ایمان والے ہیں انہیں اللہ سے شدید ترین محبت ہوتی ہے) - واضح رہے کہ "شدید ترین محبت" کے لیے عربی زبان میں "عشق" کا لفظ آیا ہے' مگر اللہ نے (جو "الحکیم" بھی ہے) یہ لفظ سارے قرآنِ حکیم میں اپنے لیے بھی کہیں استعمال نہیں کیا!

* دل ' اگر اللہ کی یاد سے آباد ہو تو یہ "خالی" نہیں ہوتا' لہٰذا' "غیر اللہ" اس میں ڈیرہ نہیں ڈال سکتے' نہ "خانۂ خالی رادیواں می گیرند" والا معاملہ ہوتا ہے اور انہیں "بے دخل" کرنے کے لیے کوہ ہمالیہ جیسی محنت (HIMALAYAN EFFORT) کرنا نہیں پڑتا ہے۔

* دل اگر "یادِ الٰہی" سے آباد نہ ہو تو ظاہر ہے کہ "غافل" ہوگا۔ چنانچہ شیاطین اسے اپنی آماجگاہ بنا لیتے ہیں۔

* دنیا کے غموں سے "ذکرِ الٰہی" نجات دلاتا ہے۔

Marfat.com

* اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اُستوار ہوتا ہے۔
* اللہ تعالیٰ پر توکُّل اور بھروسہ کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔
* ہر طرح کے خوف و حُزن سے "ذاکر" مصئون و مامون رہتا ہے۔
* مصیبت آنے پر گھبراتا نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے مصیبت کو دور کرنے کے لیے اسباب سے کام لیتا ہے اور "دعا" کا "ہتھیار" استعمال کرتا ہے۔
* ذکرِ الٰہی سے دل "غیر اللہ" سے بے نیاز ہو جاتا ہے' کیونکہ "قادرِ مُطلَق" اور "مالکِ ارض و سمٰوات" سے "دوستی" ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے "دوستوں" کو let down نہیں کرتا' یعنی عین ضرورت کے وقت اپنے بندوں کو "چھوڑ نہیں دیتا"۔
* ہمہ وقت اللہ کی معیت اور اس کی موجودگی کا احساس رہتا ہے۔

"الذِّکرِ الحکیم":

قرآنِ مجید کو بار بار "الذّکر" کہا گیا ہے۔ بعض آیات میں قرآنِ حکیم کو "الذِّکرِ الحکیم" بھی کہا گیا ہے' یعنی "حکمت و دانائی سے لبریز" کلامِ الٰہی۔ اللہ بھی الحکیم اور اس کا کلام بھی "الحکیم"۔ قرآنِ مجید میں (سُورۃ البقرۃ 269 /2) ومن یؤت الحکمتہ فقد اوتی خیرًا کثیرا فرمایا گیا ہے یعنی "جسے حکمت و دانائی عطا کر دی گئی اسے "خیرِ کثیر" دے دی گئی۔ سورۂ لقمٰن (12 / 31) میں ارشاد ہوتا ہے:

ولقد اٰتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للّٰہ..... الخ

(اور ہم لقمان کو حکمت و دانائی عطا کر چکے تاکہ اللہ کا شکر ادا کرے......)۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرتِ لُقمان کو "لقمانِ حکیم" کہتے تھے ــــــ اور آج بھی کہتے ہیں' وہ "طبیب" (انسان کے جسمانی امراض کا علاج کرنے والا) نہیں تھے بلکہ ان

کی عقلمندی اور غیر معمولی ذہانت و دانشوری کے باعث انہیں "حکیم" کہتے تھے۔ قرآنِ مجید میں کتنے ہی مقامات ایسے ہیں جہاں فرمایا گیا ہے کہ "ہمارا نبیؐ / رسولؐ "تزکیۂ نفس" کرتا ہے اور قرآن کے علاوہ "حکمت" کی بھی تعلیم دیتا ہے" (ترجمہ)۔ ذکرِ الٰہی کی برکت سے دل و دماغ منور تو ہوتے ہی ہیں، مگر اس کے علاوہ "عقل" اور "حکمت" میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

"ذکر" (نصیحت) قبول کرنے اور نہ کرنے والے دو گروہ:

سورۃ الاعلیٰ میں ارشاد ہوتا ہے:-

"فذکّر ان نّفعت الذّکرٰی ۝ سیذّکّر من یّخشٰی ۝ و یتجنّبھا الاشقی ۝ الّذی یصلی النّار الکبرٰی ۝ ثمّ لا یموت فیھا ولا یحییٰ ۝ قد افلح من تزکّٰی ۝ و ذکر اسم ربّہٖ فصلّٰی...... الخ (الاعلیٰ 15-9 /87)-

(لہٰذا تم نصیحت کرو اگر نصیحت نافع ہو۔ جو شخص ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرلے گا اور اس سے گریز کرے گا وہ انتہائی بدبخت جو بڑی آگ میں جائے گا، پھر نہ اس میں مرے گا نہ جیئے گا۔ فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے ربّ کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی (ادا کی)۔

"ذکر" اس طرح کریں جیسے اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے:

"فاذکرو اللّٰہ کما علّمکم مالم تکونوا تعلمون ۝ (البقرۃ -2/239)-

(ترجمہ) (ایامِ حج کے دوران) لہٰذا اللہ کا ذکر کرو جیسا کہ اس نے تمہیں سکھایا ہے ـــــ جو تم نہیں جانتے تھے!

Marfat.com

"ذکر" للعٰلمین (تمام جہانوں کے لیے "ذکر" (نصیحت):

قرآنِ حکیم کو تمام جہانوں کے لیے "ذکر" فرمایا گیا ہے (القلم: 52-68/51)- اس ارشاد میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ "اگلے جہان" (جنّت) میں بھی قرآنِ حکیم بطور "ذکر" (نصیحت) موجود ہو گا اور دنیا کے ختم ہو جانے پر یہ "کالعدم" یا معدوم نہیں ہو جائے گا !

چند عمدہ اور پیارے اشعار:

"ذکرِ الٰہی" کے نام سے اپنے ایک کتابچے میں "ذکر کے طریقے"، "ذکر" کا مطلوب و مقصود اور دوسری "نصیحتوں" کا بیان کرنے کے بعد' مولانا محمد مسیح اللہ خان شروانیؒ (الہندی) نے چند بڑے عمدہ اور پیارے اشعار نقل کیے ہیں' جو قارئین کی ضیافتِ طبع کے لیے درج کیے جاتے ہیں:

1- یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی
شاید کہ نگاہے کند' آگاہ نباشی !

2- بگوش گل چہ سخن گفتۂ؟ کہ خنداں است
بعندلیب چہ فرمودۂ کہ نالاں است !

3- مرا از زلفِ تو موئے بسند ست
ہوس را رہ مدہ بوئے بسند ست

4- بہ دُرد و صاف ترا حکم نیست' دم درکش
کہ آنچہ ساقیِ ما ریخت عین الطاف است

5- آں کس کہ ترا شناخت' جاں را چہ کند؟
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند !

6- ان کے الطاف تو ہیں عام شہیدی' ورنہ
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل نہ ہوا!

(لہذا، "ذکرِ الٰہی" کی کثرت سے اپنے آپ کو اس قابل بنائیے کہ "اُدھر" سے الطاف و اکرام کی بارش ہو !)۔

"ذکرِ الٰہی" سے متعلق چند کُتُب:

میں اگرچہ ایک "طالبِ علم" ہوں---- اور زندگی بھر "طالبِ علم" ہی رہا ہوں اور میرا علم اور مطالعہ دونوں محدود ہیں (میں زیادہ وقت اور توجہ قرآنِ حکیم کو سمجھنے اور اُسوۂ حَسنہ نبیِ اکرمؐ پر صرف کرتا ہوں)۔ اس کے باوجود' ایک عزیز دوست کی مہربانی سے' یہ مضمون تقریباً ختم ہونے پر' ("چند عمدہ اور پیارے اشعار" تک لکھنے کے بعد) مجھے درجِ ذیل کتابچے ملے ہیں' جن کی میں نے ورق گردانی کی ہے۔ الحمد للہ' بہت سی اہم باتیں میں پہلے ہی تحریر کر چکا ہوں۔ان کتب / کتابچوں کے نام ہیں:

1- "ذکرِ الٰہی" از حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب (الہندی' مرحوم)
2- "ذکرِ الٰہی" از (صوفی) ابو انیس محمد برکت علی صاحب لدھیانوی' (فیصل آبادی)۔
3- "یادِ دوست" از جناب محمد ادریس الانصاری۔ (مطبوعہ "ادارہ تبلیغ اسلام" صادق آباد)۔

"اسرارِ حسن و عشق" از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر صاحب (مطبوعہ فیروز سنز' لاہور) بڑی کار آمد اور بلند پایہ تصنیف ہے۔ "فلسفۂ صلوٰۃ" سے ایک طویل اقتباس پہلے دیا جا چکا ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کے آخر میں محترم ڈاکٹر ناصر صاحب نے فصل ہفتم میں ""کلماتِ عظمیٰ کے اسرار"" کے عنوان کے تحت، جو وظائف اور اذکار و اوراد ------ اور ان کے ""طریقے"" ------ درج کئے ہیں، انہیں یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ بعض ""انتباہ اور ہدایات"" بھی تحریر کی ہیں۔

1- ""کلمۂ طیب"": لا الہ الاّ اللّٰہ (افضل الذکر)۔

2- ""کلمۂ اکبر"": اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الہ الاّ اللّٰہ، واللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد،

3- ""کلمۂ اعظم"": یا اَللّٰہُ--- یا رَحْمٰنُ--- یا رَحِیْمُ--- یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ۔

4- ""کلمۂ نورانی"": (الف) ربّنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انّک علٰی کلّ شیئٍ قدیر (التّحریم: 8/ 66) (ب) اللّٰھمّ نوّرْ قلوبنا، (غلطی سے میں نے ترتیب بدل دی ہے)۔

5- ""کلمۂ سلطانی"": ربّ زدنی علما (طٰہٰ -20/114)۔

6- ""کلمۂ جمالی"": ربّ ھب لی حکما و الحقنی باالصّٰلحین - (الشّعراء: 83 / 26)

7- ""کلمۂ حقانی"": اِیّاک نعبد و ایّاک نستعین (الفاتحۃ- 1/4)۔

8- ""کلمۂ تمنائی"": اھدنا الصّراط المستقیم (1/6)۔

9- ""کلمۂ کریمی"": لا الٰہ الاّ انت سبحانک انّی کنت من الظّٰلمین (الانبیاء 21/87)۔

10- ""کلمۂ جلالی"": (ربّ) اَنّیْ مغلوب فانتصر (القمر: 10 / 54)۔

Marfat.com

11- "کلمۂ غفاری" : استغفراللہ ربّی من کلّ ذنب و اتوب الیہ۔

12- "کلمۂ سبحانی" : سبحان اللہ و بحمدہٖ ○ سبحان اللہ العظیم ○ و بحمدہٖ استغفراللہ'

13- "کلمۂ توّابی" : ربّ اغفرلی وتب علیّ انک انت التّوّاب الغفور' اور

14- "کلمۂ حَسْبی" : حسبنا اللہ و نعم الوکیل' نعم المولٰی و نعم النّصیر۔

ڈاکٹر صاحب نے ان کلمات کے اسرار و رموز بڑے شرح و بسط سے بیان فرمائے ہیں' علاوہ ازیں' ان کے فضائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے فوائد اور ان "وظائف اور اذکار و اوراد" کے طریقے بھی بتاتے ہیں' اور کہیں کہیں "ایک ماہر معالج" کی طرح "پرہیز" بھی تجویز کئے ہیں۔ قارئین اس عظیم تصنیف کا مطالعہ کریں۔ ان شاء اللہ بہت فائدہ ہو گا۔

میں نے تو کتاب کے مطالعے کے دوران ہی یہ شعر بھی کہا تھا:

"اسرارِ حُسن و عشق" کی کیا بات ہے غفورؔ !
میں اس کو پڑھتے پڑھتے "مسلمان" ہو گیا

ایک ضروری انتباہ:

ہم اپنے جسمانی امراض و عوارض کے لیے' حتّی الامکان' کسی ماہر اور قابلِ اعتماد طبیب (ڈاکٹر) سے مشورہ طلب کرتے اور اس کے تجویز کردہ "نسخے" کو استعمال کرتے ہیں۔اسی طرح' ہمیں کوئی "قانونی" مسئلہ درپیش ہو تو ہم کسی شہرت یافتہ وکیل کے پاس جاتے ہیں اور مکان تعمیر کرنا ہو تو کسی "ماہرِ تعمیرات" سے مشورہ کرتے ہیں۔ اس

Marfat.com

"عارضی" اور "مختصر سی" زندگی کے جملہ امور کے معاملے میں ہم کس قدر محتاط ہیں' لیکن اپنے "روحانی" امراض اور اپنی عاقبت (ہمیشہ کی زندگی بعد از "حساب") کو سنوارنے والے اہم ترین معاملات کو ہم نے اپنے کسی "پیر" یا "کبیر" کے سپرد کر رکھا ہے' نہ قرآنِ حکیم کا مطالعہ کرتے ہیں' نہ اس کی حکیمانہ باتوں کو مشعلِ راہ بناتے ہیں اور نہ اُسوۂ نبویؐ کو سمجھنے اور نبیؐ کا اتباع کرنے والی تعلیمات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ دنیا کے ہر مصنّف اور مولّف کی کتابیں بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں' مگر اس زندۂ جاوید کتاب کو پڑھنے' سمجھنے اور اس کے احکام پر عمل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کی طرف ہمارا دھیان ہی نہیں جاتا۔ حکیم الامّت علّامہ اقبالؒ نے "ارمغانِ حجاز" میں شکوہ کیا ہے کہ :

"برہمن از بُتاں طاقِ خود آراست' ~~6~~
تو قُرآں را سرِ طاقے نہادی !

اس کے علاوہ' درجِ ذیل اشعار میں' مسلمانوں کی قرآنِ مجید سے دوری و مہجوری کا رونا رویا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کا شکوہ کیا ہے اور بعض بڑی عبرت آموز باتیں بتائی ہیں۔

1- گر تو می خواہی مسلماں زیستن ~~7~~
نیست ممکن جز بقرآں زیستن !

2- بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست ~~8~~
کہ از یاسینِ اُو آساں بمیری !

3- خوار از مہجوریِ قرآں شُدی' ~~9~~
شکوہ سنجِ گردشِ دوراں شُدی

Marfat.com

4- اے چو شبنم بر زمیں افتندۂ   ے 10
در بغل داری کتاب زندۂ

5- اے کہ می نازی بہ قرآنِ عظیم   ے 11
تا کجا در حجرہ ہا باشی مقیم؟

در جہاں اسرارِ دیں را فاش کُن   ے 12
نکتۂ شرعِ مبیں را فاش کُن

6- چوں گہر در رشتۂ اُو سُفتہ شَو   ے 13
ورنہ مانندِ غبارِ آشفتہ شَو

روزِ قیامت عدالتِ خداوندی میں استغاثہ !

ہمیں، قرآنِ مجید میں یہ لرزہ براندام کر دینے والی آیت ملتی ہے:

وقال الرّسول یا ربّ انّ قومی اتّخذوا ھٰذا القرآن مھجورا ○ (الفرقان: 30 / 25)۔

ترجمہ: اور رسولؐ کہیں گے (قیامت کے روز) "اے میرے ربّ! میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو نشانۂ تضحیک بنا لیا تھا"۔

نوٹ: "مھجورا" کے مفسّرین نے کئی معنی بیان کئے ہیں، مثلاً "ناقابلِ التفات"، "ہذیان"، "بے کار شے" وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ قرآن "الذّکر" ہے، اس لیے اسے پڑھنا "اللہ کا ذکر کرنا" ہے اور اگر ہم اسے "ناقابلِ التفات" سمجھتے ہوئے، اسے زندگی بھر ایک بار بھی (سمجھ کر) پڑھنے کی "زحمت" نہ اٹھائیں تو ہمیں قیامت کے روز نبیِ اکرمؐ کے "استغاثے" کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے! (عیاذاً باللہ)۔

Marfat.com

طفیل ہوشیار پوری مرحوم کا ایک شعر:

طفیل ہوشیار پوری مرحوم نے "ذکرِ الٰہی سے غفلت" کی زندگی گذارنے سے متعلق ایک بڑا معنی خیز اور عبرت آموز شعر کہا ہے:-

غافل جو رہا تجھ سے مری زیست کا لمحہ،
وہ لمحہ مری زیست کے کچھ کام نہ آیا!

"ذکر" سے متعلق بعض اہم ترین آیاتِ قرآنی:

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا، قرآنِ مجید کی 280 آیات میں "ذکر" کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے بعض اہم ترین آیاتِ تبشیری و تنذیری یہاں (مع ترجمہ) درج کی جاتی ہیں تاکہ ایک ہی نظر میں معلوم ہو جائے کہ "ذکرِ" (الٰہی) کی اہمیت کیسی ہے۔

1- "واذکر اسم ربک و تبتّل الیہ تبتیلا" ○
(المزمّل: 8 / 73)
(اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو)۔

2- فاذکرونی اذکرکم (البقرۃ: 152 / 2)-
(لہٰذا تم مجھے یاد رکھو---- یا کرو---- میں تمہیں یاد رکھوں (کروں) گا)۔

3- کلّا انّہ تذکرۃ ج فمن شآء ذکرہ ط وما یذکرون الّا ان یّشاء اللّٰہ (المدّثر: 56 - 54 / 74)-
(ہرگز نہیں! یہ تو یقیناً" ایک نصیحت ہے، سو جس کا جی چاہے اس سے سبق لے، اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے، الّا یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے)۔

4- ذالک نتلوہ علیک...... والذّکر الحکیم
(الِ عمران - 58 / 3)-
(اے نبیؐ!) یہ آیات اور حکمت سے لبریز تذکرے ہیں، جو ہم تمہیں سنا رہے

Marfat.com

ہیں۔

5- يذكرون اللّٰه قياما و قعودا و علىٰ جنوبهم

(آل عمران۔ 191 / 3)۔

(جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے، ہر حال میں، اللہ کو یاد کرتے ہیں)۔

6- فاذكروا اللّٰه عند المشعر الحرام۔

(البقرة : 198 / 2)۔

(تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو)۔

7- فاذكروا اللّٰه كذكركم آباءكم او اشدّ ذكرًا

(البقرة - 200 / 2)۔

(تو جس طرح اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے تھے، اب اللہ کا ذکر کرو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر)۔

8- فاذكر اللّٰه فى ايّام معلومات (البقرة : 203 / 2)۔

(اور یہ گنتی کے دن ہیں جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں)

(آیات نمبر6، 7 اور 8 حج سے متعلق ہیں)۔

9- واذكر ربّك كثيرا"......(آل عمران : 41 / 3)۔

(اور اس دوران میں) اپنے ربّ کو بہت یاد کرنا اور صبح و شام اس کی تسبیح کرنا)۔

10- واذكر ربّك فى نفسك تضرّعًا و خيفته.....

(الاعراف - 205 / 7)۔

(اے نبیؐ!) اپنے ربّ کو صبح و شام یاد کیا کرو اپنے دل ہی دل میں، زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ، اور تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہیں)۔

11- یٰاَیُّھا الَّذین اٰمنوا اذا لقیتم فئۃ۔ . . . . واذکروا اللّٰہ کثیرًا... الخ (الانفال - 45 / 8)-

(اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! جب کسی گروہ سے، تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو)۔

12- انّما المؤمنین الّذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم..... رزق کریم..... (الانفال: 4 - 2 / 8)-

بیشک ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جائے تو ان کے دل ڈر اور سہم جاتے ہیں اور جب انہیں اللہ کا کلام سنایا جائے (پڑھ کر) تو ان کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں' جو قائم کرتے ہیں نماز اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں' وہی ہیں سچے ایمان والے' ان کے لیے درجے ہیں ان کے پروردگار کے پاس اور مغفرت اور آبرو کی روزی۔

13- ادعوا ربّکم تضرّعًا وّ خفیتہ-

(الاعراف - 55 / 7)-

(اپنے ربّ کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے)۔

14- قل من ینجّیکم من ظلمٰت البرّ و البحر تدعونہ تضرّعًا وّ خفیہ..... الخ (الانعام: 63 / 6)-

(ان سے پوچھو: تمہیں کون جنگل اور سمندر کے اندھیروں سے بچالاتا ہے جب تم اسے (اللہ کو) گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارتے ہو؟)

15- الّذین اٰمنوا و تطمئنّ قلوبھم بذکر اللّٰہ ط اَلَا بذکر اللّٰہ تطمئنّ القلوب (الرّعد - 28 / 13)-

(جو ایمان والے ہیں' ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے'

Marfat.com

خبردار رہو ! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے)۔

16- واذکر ربک اذا نسیت (الکہف : 24 / 18)

(جب بھول جایا کرو تو اپنے رب کو یاد کر لیا کرو)۔

17- واذکر فی الکتب ابراھیم۔ (مریم : 41 / 19)-

اور اس کتاب میں ابراہیمؑ

اور اس کتاب میں موسیٰؑ (مریم : 51 / 19)-

" " " اسماعیلؑ (مریم - 54 / 19)-

اور اس کتاب میں ادریسؑ (مریم : 56 / 19)-

کا قصہ بیان کرو۔

18- .... ولا تنیا فی ذکری - (طٰہٰ : 42 / 20)-

(تم (دونوں ، موسیٰؑ اور ہارونؑ) میری یاد میں تقصیر نہ کرنا)۔

19- ومن اعرض عن ذکری... الخ (طٰہٰ : 124 / 20)

(اور جو کوئی میرے ذکر سے منہ موڑے گا' اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور' قیامت کے روز' ہم اسے اندھا اٹھائیں گے)۔

20- لقد انزلنا الیکم کتابًا فیہ ذکرکم

(الانبیاء : 10 / 21)-

(لوگو ! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے' کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ہو؟)۔

(قرآن، "کتاب البشریات" ہے)۔

21- .....الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم..... الخ

(الحج - 35 / 22)-

Marfat.com

(یہ وہ لوگ ہیں جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں......")۔

22- ......رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة...... الخ

(النور : 37 / 24)۔

(ان میں سے ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں، جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور اقامتِ نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر دیتی)۔

23- اتل ما اوحيى اليک من الكتٰب و .....ان الصلوٰة.....ولذكر الله اكبر (العنكبوت: 45 / 29)۔

(اے نبیؐ !) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے، اور نماز قائم کرو، یقیناً" نماز (الصلوٰۃ) فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے)۔

24- والذاكرين الله كثيرا" والذاكرات...... الخ

(الاحزاب: 35 / 33)۔

(اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں، ان کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے)۔

25- يآيها الذين اٰمنوا اذكروا الله ذكرا" كثيرا" ...... الخ

(الاحزاب: 41 / 33)۔

(اے ایمان والو ! اللہ کا کثرت سے ذکر کرو.....اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو)۔

26- تقشعر منه..... وقلوبهم الى ذكر الله.....الخ

Marfat.com

(الزّمر : 23 / 39)-

(جو اپنے پروردگار سے ڈرتے اور دبتے ہیں ان کی کھالوں پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر نرم ہوتی ہیں ان کی کھالیں اور ان کے قلوب (= دل و دماغ) اللہ کے ذکر کی طرف متوجّہ ہوتے ہیں)۔

27- واذا ذکر اللّٰہ وحدہ..... واذا ذکر الّذین.... یستبشرون - (الزّمر : 45 / 39)-

(اور جب اللہ وحدہ، لا شریک کا ذکر کیا جاتا ہے تو قیامت کے منکروں کے دل رک جاتے ہیں اور جب نام لیجئے اس (اللہ) کے علاوہ اوروں کا، تبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں)۔

28- ومن یّعش عن ذکر الرّحمٰن..... قرین ○ (الزّخرف - 36 / 43)-

(اور جو کوئی بھی رحمٰن کی یاد سے آنکھیں چرائے، ہم اس پر ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں پھر وہ اس کا قریبی ساتھی بنا رہتا ہے)۔

29- ومن یّکن الشّیطٰن لہ قرینًا فساء قرینًا - (النّساء : 38/ 4)-

(اور جس کا شیطان ساتھی ہو، وہ بہت برا ساتھی ہے)۔

30- ولا تطع من....... فرطا" (الکھف : 28 / 18)-

(اور مت کہنا مان اس کا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اس کا کام حد سے گذرا ہوا ہے)۔

31- فذکّر با لقران من یّخاف وعید (قٓ : 45 / 50)-

(اور اس قرآن کے ذریعے ہر اس شخص کو نصیحت کرو جو میرے وڈرکے سے خوف کھائے)۔

Marfat.com

32- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا........ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ...... وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(الجمعۃ: 9 -10 / 62)-

(جب جمعہ کی نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو' اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ)۔

33- وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ اِنَّہٗ لَفِسْقٌ .... الخ (الانعام: 122 / 6)-

(جس (جانور پر) ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے مت کھاؤ کہ وہ نافرمانی کا کام ہے)۔

34- قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا ○ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ.... الخ (الطلاق: 10 / 65)-

(اللہ تمہاری طرف "ذکر" نازل کر چکا' (یعنی اپنا) رسولؐ بھیج چکا ہے' جو تمہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے' کھلی سنانے والی تاکہ ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ کرنے والوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائے)۔

35- وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا

(الدّھر: 25 / 76)-

(اور یاد کرو اپنے پروردگار کا نام' صبح و شام)۔ ("تسبیحات")۔

36- ..... لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَ...... ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ○

(القلم: 51 - 52 / 68)-

(جب انہوں نے "الذکر" (یعنی قرآنِ حکیم یا نصیحت) کو سنا.... جو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے)۔

37- اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (التکویر: 27 / 82)-

Marfat.com

(یہ قرآن اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمام جہانوں کے لیے "ذکر" ہے)۔

38- انّ ھٰذہٖ تذکرۃ ج فمن شآء اتّخذ الٰی ربّہٖ سبیلاً

○ (الدّھر : 29 / 76)۔

(یقیناً" یہ (قرآن) تو ایک یاد دہانی ہے' سو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف جانے والی راہ اختیار کرے)۔

39- یوم یتذکّر الانسان ما سعٰی۔

(النّٰزعات : 43 / 79)۔

(اس ــــ قیامت کے ـــ دن' انسان یاد کرے گا جو بھی سعی و جہد اس نے کی ہو گی)۔

40- یسئلونک عن السّاعتہ...... ذکرٰھا ○

(النّٰزعٰت : 43 - 42 / 79)۔

(یہ لوگ آپؐ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟ تمہیں اس کے ذکر سے کیا کام؟)...... (تو کس بات میں ہے اس کے مذکور سے؟)۔

41- اَوْیَذَّکَّرُ فتنفعہُ الذّکرٰی (عبس : 4-3 / 80)۔

(یا وہ سوچتا تو وہ سمجھانا اسے نفع دیتا)۔

42- فذکّر تف انّما انت مُذَکِّر ○ (الغاشیتہ : 2 / 88)

(سو تم نصیحت کرو' یقیناً" تم نصیحت کرنے والے ہی تو ہو)۔

43- یومئذٍ یّتذکّر الانسان و انّٰی لہُ الذّکرٰی ○

(الفجر : 23 / 89)۔

(اس ـــ قیامت کے ـــ روز انسان نصیحت پکڑنا چاہے گا اور کہاں ملے اسے سوچنا یعنی اب نصیحت پکڑنے سے کیا حاصل؟)

44- فذکّر ان نّفعت الذّکریٰ ○ (الاعلیٰ: 9 / 87)-
(لہٰذا تم نصیحت کرو اگر نصیحت کرنا نفع ہو)-

45- وذکر اسم ربّہٖ فصلّیٰ ○ (الاعلیٰ: 15 / 87)-
(اور اس نے اپنے پروردگار کے نام کا "ذکر" کیا، پھر نماز ادا کی)-

46- ورفعنا لک ذکرک ○ (الانشراح: 4/ 94)-
(اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کا آوازہ بلند کر دیا) (یا تمہارا ذکر اونچا کیا)-

حاصل کلام:

اوپر جو کچھ قرآنِ حکیم میں وارد، اللہ تعالیٰ کے احکامات اور جنابِ رسولِ اکرمؐ کے ارشاداتِ گرامی میں سے نقل کیا گیا ہے اس کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کرکے "ذکرِ الٰہی" کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے "ذکر" کے ذریعے، اپنا تعلق اُستوار کرنا چاہیے۔ اس سے "حیاتِ طیبہ" بسر کرنے کی توفیق ہوگی۔

"ذکر" سے اگر زبان تر رکھی جائے اور کثرتِ ذکر کو اپنا شعارِ زندگی بنایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، وہ خالق و مالک اور معبودِ حقیقی ہمیں یاد رکھے گا اور یہ بڑی سعادت اور کامیابی ہے۔

دوامِ ذکر ـــــ یا ذکرِ دوام ـــــ کے ذریعے ہم "فحشاء و منکر" سے، بتوفیقِ الٰہی، اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں اور شیطانی وساوس سے مصئون و مامون رہ سکتے ہیں۔

"ذکرِ الٰہی" سے طمانیتِ قلب حاصل ہوتی ہے اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں، اور "نفسِ مطمئنّہ" ہی وارثِ جنت ہے۔ ذکرِ الٰہی کو مقصود بالذات نہیں سمجھنا چاہیے۔ ہمارا اصل مقصود و مطلوب اور ہماری اصل منزل تو قُرب و رضوانِ الٰہی ہے اور "ذکر" اس کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

Marfat.com

"فاذکرونی اذکرکم" (سو تم مجھے یاد رکھو' میں تمہیں یاد رکھوں گا)
اور "نسوا اللّٰہ فنسیھم" (انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں بھلا دیا)
کی مختصر مگر جامع آیات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

انسان خطا کار ہے۔ جنابِ رسولِ اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

(مفہوم):

تم میں سے ہر کوئی خطا کار ہے اور خطا کاروں میں اچھے ۔۔ ہیں جو بار بار توبہ کرتے ہیں (یعنی راہِ راست سے ہٹنے کے بعد واپس آ جاتے ہیں)۔

اپنی خطاؤں' لغزشوں اور گناہوں کے برے اثرات سے بچنے کے لیے توبتہ النّصوح کریں؛ ہمیں "استغفار" کرتے رہنا چاہیے اور "موت" کو یاد رکھنا چاہیے تاکہ دنیا کی حرام اور ناجائز لذّتوں سے دُوری نصیب ہو اور دل مطمئن رہے۔

آخری بات یہ کہ ہمیں بندۂ تسلیم و رضا بن جانا چاہیے اور' دیدہ و دانستہ' حرام' ناجائز اور مشتبہ کاموں اور لذائذ سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ یوں ہمیں "تقویٰ" کی دولت نصیب ہو گی اور ہم قرآنِ مجید سے "ہدایت" حاصل کر سکیں گے۔ مزید یہ کہ "اُسوۂ حسنۂ نبیؐ" کو اپنا معیار بنائیں۔

حتیٰ الامکان' "ذکر" کی نمائش سے بچنا لازم ہے' ورنہ ریاکاری کی لعنت ہم پر مسلّط ہو کر ہمیں تباہی کی طرف لے جائے گی اور ہماری زندگی بھر کی "کمائی" اکارت جائے گی' اور یہ بہت بڑا "خُسران" (نقصان) ہو گا۔

حُسنِ نیّت' پیش شرط (PRE - REQUISITE) ہے' اللہ تعالیٰ کے ہاں' اعمالِ صالحہ کی قبولیت کی!

قرآن حکیم کے مطالعے کو لازم جانیں اور اس کے احکام پر عمل کریں تاکہ فوز و فلاح نصیب ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین○

Marfat.com

پس نوشت:

اس مضمون کے شروع میں بیان کیا گیا تھا کہ "ذکر" کے درج ذیل معانی ہیں: کتاب، قرآنِ مجید اور فرقانِ حمید، وحیِ ربانی، نصیحت، یاد دہانی، یاد کرنا یا یاد رکھنا، کوئی قصہ بیان کرنا، کسی کا "نام جپنا"، صلوٰۃ، تذکرہ اور شرف۔ سورۃ الطلاق (۶۵/۱۰) میں نبیِ اکرمؐ کو بھی "ذکر" کہا گیا ہے۔

صاحبِ "لغات القرآن" (جلد دوم) نے "ذ ک ر" کے مادّے سے جو مختلف الفاظ مشتق ہیں، ان کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اور ان کے معانی بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"الذّکر و التّذکار: کسی چیز کو محفوظ کر لینا، کسی بات کا دل میں حاضر کر لینا۔

یہ لفظ نسئی کے مقابلہ میں آیا ہے (۶/۶۸) ۔ نسئی کے معنے ہوتے ہیں کسی بات کو بھلا دینا، لہٰذا ذکر کے معنے ہوئے کسی بات کو یاد کرنا۔

التّذکرۃ: جس سے کسی ضرورت کو یاد دلایا جائے (۷/۲۹)۔

ذکر حقّہ: اس نے حق کی حفاظت کی اور اس کو ضائع نہیں کیا۔

اذکروا نعمته اللّٰہ علیکم: تم پر جو خدا کے احسانات ہیں ان کی حفاظت کرو اور انہیں ضائع مت کرو (تاج و راغب)۔

شہرت کو بھی ذکر کہتے ہیں، نیز کسی کے متعلق اچھی بات کہنے کو بھی، اور شرف و عزّت کو بھی، اور عبرت و موعظت کو بھی۔ "ذکر" اس کتاب کو بھی کہتے ہیں جس میں دین کی تفصیلات اور امتوں کے قوانین درج ہوں۔ (تاج)۔

قرآنِ کریم کو "الذّکر" کہا گیا ہے (۴۴/۱۶) کیونکہ اس میں اقوام و ملل کے عروج و زوال کے قوانین بھی ہیں اور تاریخی یاد داشتیں بھی۔

Marfat.com

.... غیر خدائی قوّتوں کے خلاف معرکہ آرائی کو ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے' یعنی ان قوانینِ خدا وندی کو سامنے لانے کی جدوجُہد' جنہیں انہوں نے پسِ پشت ڈال رکھا ہے (۲۰/۳۴ ' ۲۰/۴۲) ۔ اس لیے میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہنے اور اس طرح قوانینِ خداوندی کو عملاً غالب کرنے کو بھی ذکر کہا گیا ہے (۸/۴۵) اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ زندگی کے کسی گوشہ میں' حتّٰی کہ میدانِ جنگ میں بھی' قوانینِ خدا وندی کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو' انہیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ خود قوانینِ خداوندی ذکر اللہ (۳۹/۲۳) ہیں۔

.... سُورۃ الدّھر میں جہاں آیا ہے کہ انسان پر ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ لم یکن شیئًا مّذکُورًا" (۷۶/۱) تو اس میں "مذکورا" کے معنی ہیں ایسی چیز جو اپنی ذات سے وجود میں آگئی ہو اور قائم ہو (لین و تاج) (EXISTING BY ITSELF)۔

سُورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فاذکرونی اذکرکم (۲/ ۱۵۲) اس کے معنی یہ ہیں کہ تم میرے قوانین کو اپنے سامنے رکھو تو میں تمہارے حقوق کی حفاظت کروں گا اور تمہیں عظمت و سطوت عطا کروں گا۔ تم ان قوانین کا اتبّاع کرو تو ان کے خوشگوار نتائج یقیناً" تمہارے سامنے آ جائیں گے۔ (یہاں' علاوہ دیگر امور کے' یہ نکتہ بھی غور طلب ہے کہ ابتدا (INITIATIVE) انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور خدا اس کا جواب دیتا ہے)۔ جس قسم کا عمل انسان سے سرزد ہوتا ہے اسی قسم کا ردِّ عمل خدا کی طرف سے ہوتا ہے' لہٰذا ذکر اللہ کے معنی قوانینِ خدا وندی کا اتبّاع ہیں(نہ کہ تسبیح کے دانوں پر اللہ اللہ گنتے رہنا)...... میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہنا ذکر ہے..... زندگی کے ہر شُعبے میں ایک ایک قدم پر قانونِ خدا وندی کو سامنے رکھنا اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا ذکر ہے۔ ان قوانین کا عام چرچا کرنا بھی ذکر ہے۔ اسی کو آج کل کی اصطلاح میں نشر و اشاعت کرنا کہتے ہیں۔ یہی وہ "ذکر اللہ" ہے جس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ (۱۳/۲۸) .... سچّا اطمینان' جماعتِ مؤمنین کو بدر کے

میدان میں حاصل ہوا تھا' جب انہیں اپنے سے تین گُنا فوج پر عظیم فتح حاصل ہوئی تھی (۳/۱۲۵) ' یہ حُجروں اور خانقاہوں میں حاصل نہیں ہوتا"۔

(لغات القرآن' حصہ دوم' ص ۶۹۸ - ۷۰۰)

ایک اہم انتباہ !

اس مضمون میں ذکرِ الٰہی" کے حوالے سے جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا مقصود و مطلوب یہ ہے کہ جو اصحاب پہلے سے "ذکر" کی اہمیّت سے واقف ہیں اور "ذکر" میں مصروف رہتے ہیں وہ ذکرِ مُدام کو اپنا شِعار بنائیں اور ذکر کی ضرورت اور اس کے فوائد پر ان کا ایمان و ایقان پختہ تر ہو جائے' جو اصحاب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اس دنیا کے جھمیلے اور اس کی دلکشی انہیں اتنی فرصت ہی نہیں دیتی کہ وہ اس نعمتِ عُظمٰی و غیر مترقّبہ سے مستفیض و مستفید ہوں' ان میں احساسِ زیاں پیدا ہو' اور وہ "ذکر" کی طرف راغب ہو کر اطمینانِ قلب ایسی بے بہا ثروت حاصل کریں۔

ذکرِ الٰہی کے جملہ فوائد میں سے ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کے دل کا زنگ دور ہوتا ہے اور قلب منیر ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ "ذکر" سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے' جس پر قرآنِ حکیم بہت زور دیتا ہے اور جو نبیِ اکرمؐ کے منصب نُبوّت و رسالت کا ایک بنیادی فریضہ تھا۔ تزکیۂ نفس ہو جائے تو پھر قرآنِ مجید کے احکام اور نبیِ اکرمؐ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق' حسبِ استطاعت و توفیقِ الٰہی' زندگی کرنا آسان ہو جاتا ہے اور ایک مسلمان جہادِ زندگی کے لیے تیّار ہو جاتا ہے اور وہ اقامتِ دین (یا قیامِ حکومتِ الٰہیہ) کے لیے' حتیّ الامکان سعی و جُہد کرتا ہے۔ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتائے زکوٰۃ کے اُلوہی نظام کو بالفعل نافذ کرنے کے لیے وہ بے قرار رہتا ہے۔ علاوہ ازیں' "امر بالمعروف" اور "نہی عنِ المنکر" کے نظام قائم کرنے کے لیے وہ تن' منَ' دھن سے کوشش کرتا ہے۔

Marfat.com

"ذکرِ الٰہی" کا یہ ہر گز مقصد نہیں کہ اسے مقصود بالذات بنا لیا جائے اور ہم حُجروں اور خانقاہوں میں مقیم ہو کر بس ذکر ہی کرتے رہیں اور تسبیح و مناجات سے ہمیں فراغت ہی نہ ملے کہ ہم جہادِ زندگانی کی طرف متوجّہ ہوں۔ گوشہ نشینی اختیار کرنا رہبانیت کی ایک صُورت ہے، جس سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے، یہ "عیسائیوں" یا نصرانیوں" کی سنّت ہے---- لا رهبانيّة فى الا سلام (اسلام کے نظامِ حیات میں رہبانیّت کی کوئی گنجائش نہیں) ایک مشہور مقولہ ہے، جو قرآنِ حکیم کی ایک آیۂ جمیلہ (الحدید: ۵۷/۲۷) پر مبنی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم غارِ حرا میں ظہورِ نُبوّت سے پہلے "گوشہ نشین" رہتے تھے، خلعتِ نبوّت عطا ہو جانے کے بعد "جہادِ زندگانی" میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے اور بندگانِ خدا کو تبلیغ کے ذریعے "صراط مستقیم" کی دعوت دیتے تھے۔ نُبوّت کے مکمّل تئیس (۲۳) برس تبلیغِ اسلام اور جہاد فی سبیل اللہ میں گذارے اور آپؐ نے---- اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے---- وہ ذہنی و جسمانی تکالیف برداشت کیں کہ ان کا تصوّر بھی ہم جیسوں کو لرزہ براندام کر دیتا ہے۔ "معراج" کا ارفع و اعلیٰ مقام پا لینے کے بعد، حضورِ اکرمؐ اس دنیا میں واپس تشریف لائے اور اپنے مشن (MISSION) کی تکمیل تک ہمہ وقت "جہاد" (OPTIMUM EFFORT) کرتے رہے تا آنکہ اسلامی فلاحی معاشرہ تشکیل پا گیا اور جزیرۃ العرب میں "حکومت الٰہیہ" قائم ہو گئی۔

لہٰذا "ذکرِ الٰہی" کیجئے اور کثرت سے کیجئے---- اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، لیٹے یعنی ہر حال میں---- مگر "راہبانہ" زندگی گذارنے سے اجتناب کیجئے۔ حکیم الامت علّامہ اقبالؒ کے چند چیدہ چیدہ اشعار جو اس موضوع پر یاد آ رہے ہیں، نقل کر رہا ہوں:

۱۔ الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں، لیکن
مُلّا کی اذاں اور، مجاہد کی اذاں اور!

Marfat.com

2- یہ معاملے ہیں نازک، جو تری خوشی ہو تو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ نظامِ خانقاہی

3- وہ وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یہ خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات

4- وہ مسلک مردانِ خود آگاہ و خدامست
یہ مذہبِ مُلّا و جمادات و نباتات

5- مست رکھو ذکر و فکرِ صُبحگاہی میں اِسے
پُختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اِسے

6- نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبّیریؓ
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

7- ترے دین و ادب سے آ رہی ہے بُوئے رہبانی
یہی ہے مرنے والی امّتوں کا عالمِ پیری

8- اے پیرِ حرم! رسم و رہِ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سَحَری کا

9- اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت
دے ان کو سبق خود شکنی خودنگری کا

10- دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
دارو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا

11- تو ان کو سکھا خارا شگافی کے طریقے
مغرب نے سکھایا انہیں فن شیشہ گری کا

Marfat.com

12۔ کہہ جاتا ہوں میں بجوش جنوں میں ترے اسرار
مجھ کو بھی صلہ دے مری آشفتہ سری کا!

13۔ اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی نہ محبت، نہ معرفت نہ نگاہ!

(اقبالؒ)

○ ○ ○

Marfat.com

ضمیمہ نمبر: ۱

ذکرِ الٰہی سے متعلّق چند اہم احادیثِ طیبہّ

۱- عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہؐ انّ للّٰہ تعالیٰ ملیکتہ .... جلیسھم (مُتّفق علیہ)

مل بیٹھ کر ذکر کرنے سے متعلّق حدیثِ طیبہّ:

حضرت ابوھریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کریم کے کچھ فرشتے ایسے ہیں کہ آبادیوں میں گھومتے ہیں، اہلِ ذکر کی تلاش میں پھرتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی ایسی جماعت ملتی ہے جو مل کر ذکر کر رہے ہوں تو وہ فرشتہ دوسرے ساتھیوں کو آواز دیتا ہے کہ ادھر آؤ، ہمارا مطلوب و مقصود یہاں ہے۔ پھر فرشتے ان ذاکرین پر آسمانِ دنیا تک سایہ کر لیتے ہیں۔ ان کا ربّ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیری حمد و ثنا اور تعریف کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟ جواب ملتا ہے کہ الٰہی! وہ تیری عبادت اور حمد و ثنا میں جان کھپا دیتے۔ سوال ہوتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ جنّت مانگتے ہیں۔ اللہ کریم فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے جنّت دیکھی ہوئی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بخدا ہرگز نہیں! ارشاد ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے جنّت کو دیکھ لیا ہوتا تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ عرض کرتے ہیں کہ اس کی طلب میں بہت شدّت ہوتی اور رغبت بڑھتی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا وہ کسی چیز سے پناہ بھی مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ الٰہی! وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو ان

Marfat.com

کی کیا کیفیت ہوتی۔ عرض کرتے ہیں کہ وہ اس سے سخت ڈرتے اور اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے 'اچھا تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا! ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی ذاکرین میں سے نہیں' بس یونہی کسی کام سے آیا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ارشاد ہوتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم و بدبخت نہیں رہتا۔

(امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے روایت کیا)۔

۲- عن ابی ہریرۃؓ قال قال (رسول اللّٰہؐ) لا یقعد قوم یذکرون اللہ ..... فی من عندہ (رواہ مسلمؒ و الترمذی و ابن ماجہ)۔

اکٹھے بیٹھ کر ذکر سے متعلق حدیثِ مبارکہ:

نبیِ رحمتؐ نے فرمایا: جو جماعت اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھتی ہے' فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں' اللّٰہ کی خصوصی رحمت ان پر سایہ کر لیتی ہے' ان کے دلوں میں (پر) سکون اور اطمینان نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں فخر و مباہات سے ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ (امام مسلمؒ نے روایت کیا)۔

۳- عن انسؓ ان رسول اللّٰہؐ قال: لا تقوم السّاعته حتّٰی لا یقال فی الارض اللّٰہ' اللّٰہ۔ وفی روایته قال: لا تقوم السّاعته علی احد یقول اللّٰہ' اللّٰہ۔ (رواہ مسلمؒ)۔

نبیِ رحمتؐ نے فرمایا: بیشک' اللہ اللہ کرنے (کہنے) والا ایک فرد بھی دنیا میں موجود ہو گا تو قیامت نہیں آئے گی۔ (مسلمؒ)۔

۴- عن معاویتہؓ انّہ قال: خرج رسول اللّٰہؐ علیٰ حلقته من اصحابه فقال: ما اجلسکم..... یباھی بکم الملٰئکته۔ (رواہ مسلمؒ)۔

"حلقہ" بنا کر ذکرِ الٰہی کرنے سے متعلّق حدیثِ نبویؐ:

حضرت امیر معاویہؓ نے کہا کہ نبیِ رحمتؐ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے صحابہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کاہے کو یہاں بیٹھے ہو؟ عرض کیا گیا کہ اللہ کے ذکر کے لیے اور اس امر کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اسلام کی ہدایت اور اپنے ذکر کی توفیق بخشی ہے۔

فرمایا: کیا بخدا تمہارے بیٹھنے کی یہی غرض ہے؟ عرض کیا گیا: بخدا' اسی جذبہ نے ہمیں یہاں بٹھا رکھا ہے۔ فرمایا: میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں کہا بلکہ بات یہ ہے کہ جبرئیل امینؑ میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے (فخرو) مباہات کا اظہار فرما رہے ہیں۔

(روایت: امام مسلمؒ)۔

۵- عن معاذ بن جبلؓ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم۔ ما عمل ابن آدم عملا انجی لہ من عذاب اللّٰہ من ذکر اللّٰہ۔

"ذکرِ الٰہی" سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل ہے:

حضرت معاذ بن جبلؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے اللہ کا بندہ (ابن آدمؑ) جو نیک عمل کرتا ہے' ان میں سے اللہ کے عذاب سے سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل ذکرِ الٰہی ہے۔ (راوی: امام مالکؒ)۔

۶- عن ابی سعیدؓ انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سئل ایی العباد افضل و ارفع درجتہ عند اللّٰہ یوم القیامتہ' قال: الذّاکرون اللّٰہ کثیرا" والذّاکرات' قیل...... ارفع منہ درجتہ۔ (رواہ احمدؒ و الترمذیؒ)۔

Marfat.com

کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے والوں (مرد و زن) کا درجہ بروز قیامت سب سے بلند ہوگا:

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بندوں میں سے، قیامت کے روز، اللہ تعالیٰ کے نزدیک، کون "افضل" اور "ارفع" ہو گا دوسروں کی نسبت؟ فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والی) عورتوں کا درجہ سب سے بلند ہے۔ عرض کیا گیا: کیا اس سے بھی بلند ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ فرمایا: اگرچہ وہ غازی اپنی تلوار کے ساتھ کفار و مشرکین سے اس شدت کے ساتھ جنگ کرے کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں لت پت ہو جائے، پھر بھی خلوص سے اللہ کا ذکر کرنے والے کا درجہ اس سے بلند ہے۔ (راویان: امام احمدؒ و امام ترمذیؒ)۔

وضاحت :- اس حدیثِ مبارکہ میں جہاد و قتال فی سبیل اللہ کا استخفاف مقصود نہیں، اصل بات ذکرِ کثیر کی فضیلت بیان کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کثرت سے (اللہ کا) ذکر کرنے والے، مردوں اور عورتوں (مومنین و مومنات) کے لیے "مغفرت" اور "اجرِ عظیم" تیار کر رکھا ہے۔ (دیکھیے الاحزاب، ۳۳:۳۵)۔

۷- عن ابی سعید الخدریؓ انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال: اکثروا ذکر اللّٰہ حتّٰی یقولوا مجنون۔ (رواہ احمد وابو یعلٰی وابن حبانؒ)۔

کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تا آنکہ لوگ "دیوانہ" کہنے لگیں:

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ کہنے لگیں کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہے۔

(راویان: احمدؒ' ابو یعلیٰؒ اور ابن حبانؒ)۔

۸۔ عن انسؓ انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال: اذا مررتم بریاض الجنّتہ فار تعوا۔ قیل وما ریاض الجنّتہ قال حلق الذّکر۔ (رواہ احمد و التّرمذیؒ)۔

"ذکر اللہ" کے حلقے جنّت کے باغ ہیں:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جنّت کے باغوں سے جب تمہارا گذر ہو تو تم بھی ان میں سے اپنا پورا حصّہ لیا کرو۔ عرض کیا گیا کہ جنّت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا: ذکرِ (الٰہی) کے حلقے۔ (راویان: احمدؒ و ترمذیؒ)۔

۹۔ عن ابی الدّرداء قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: یبعثنّ اللّٰہ اقواما یوم القیمتہ فی وجوھھم النّور علی منابر اللّؤلؤ یغبطھم النّاس لیسوا بانبیاء ولا شھداء' فقال اعرابی: جلھم لنا نعرفھم' قال ھم المتحآبّون فی اللّٰہ من قبائل شتّیٰ' یجتمعون علیٰ ذکر اللّٰہ یذکرونہ۔ (رواہ احمدؒ)۔

محض اللہ کیلئے باہمی محبّت کے تحت جمع ہو کر ذکرِ الٰہی کرنے والوں کی فضیلت:

حضرت ابو الدّرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ایسی جماعت کو اٹھا کر سامنے لائے گا جن کے چہرے منوّر ہوں گے اور وہ موتیوں سے مزیّن منبروں پر بیٹھے ہوں گے' لوگ ان پر رشک کریں گے' وہ لوگ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ ایک اعرابی نے عرض کیا: حضور!

Marfat.com

اس کی وضاحت فرما دیں تاکہ ہم انہیں پہچان لیں۔ فرمایا: وہ مختلف قبائل کے ہوں گے، محض اللہ کے لیے باہمی محبّت کے جذبے کے تحت جمع ہو کر ذکرِ الٰہی کرنے والے ہوں گے۔

۱۰۔ عن انسؓ عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال: ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللّٰہ...سیّاٰتکم حسنات۔ (رواہ احمد وابو یعلیٰ والطّبرانیؒ)۔

نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (راوی: حضرت انسؓ)۔

ایضاً:

جو لوگ اللہ کی رضا جُوئی کے لیے اس کا ذکر کرنے مل بیٹھتے ہیں ان کو آسمان سے ایک آواز دینے والا، آواز دیتا ہے کہ مغفرت سمیٹتے ہوئے اٹھو، میں (اللہ) نے تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا ہے۔ (راویان: احمدؒ، ابو یعلیٰؒ اور طبرانیؒ)۔

۱۱۔ عن عبد اللّٰہ بن یسرؓ قال جاء اعرابی الی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال.... قالؐ: ان تفارق الدّنیا و لسانک رطب من ذکر اللّٰہ (رواہ احمدؒ والتّرمذیؒ)۔

دنیا سے رخصت ہوتے وقت زبان کا ذکرِ الٰہی سے تر ہونا:

حضرت عبداللہ بن یسرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی، نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم! کون سا آدمی بہتر ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال نیک ہوں۔ کہنے لگا: یا رسول اللہؐ! کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: (افضل ترین عمل یہ ہے کہ) تو دنیا سے رخصت ہونے لگے تو تیری زبان ذکرِ الٰہی سے تر ہو۔

(راویان: احمدؒ و ترمذیؒ)۔

Marfat.com

۱۲- عن سعد ابن ابی وقاصؓ قال: قال رسول اللّٰہؐ : خیر الذّکر الخفییّ و خیر الرّزق ما یکفی۔ (رواہ احمدؒ و ابن حبانؒ)۔

بہترین "ذکر" "ذکرِ خفی" ہے:

حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: "رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بہترین ذکر، ذکرِ خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جس سے ضروریات پوری ہوتی رہیں اور کوئی کام نہ اٹکے۔ (راویان: احمدؒ اور ابن حبانؒ)۔

۱۳- عن اُبی ابن کعبؓ قال کان النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اذاذھب... قام فقال: یایّھا النّاس اذکروا اللّٰہ اذکروا اللّٰہ..... جاء الموت بما فیہ (رواہ التّرمذیؒ)۔

تہجّد کے وقت "ذکر اللہ" کرنے کی اہمیت:

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبیِ رحمتؐ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ دو تہائی رات گزرنے پر بسترِ راحت سے اٹھ کر آواز دینے لگتے کہ لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو! زلزلے پر زلزلے آنے والے ہیں، موت اپنی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ آنے والی ہے۔ (راوی: ترمذیؒ)۔

۱۴- عن ابی ھریرۃؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: ما جلس قوم مجلسا "......... غفرلھم۔

(رواہ التّرمذیؒ)۔

جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا گیا ہو......:

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہؐ نے فرمایا:
جس مجلس میں آدمی نے اللہ کا ذکر نہ کیا اور نبیؐ پر درود (صلوٰۃ و سلام) نہ بھیجا

Marfat.com

تو وہ وقت، مال اور جگہ اس کے لیے وبال بن جائیں گے، پھر اللہ چاہے تو اسے سزا دے، چاہے تو معاف کر دے۔ (راوی امام ترمذیؒ)۔

۱۵۔ عن عبداللّٰہ بن یسرؓ انّ رجلاً قال: یا رسول اللّٰہ..... قالؐ: لا یزال لسانک رطب من ذکر اللّٰہ۔ (رواہ التّرمذیؒ)۔

سہل اور جامع عمل: ہمیشہ ذکرِ الٰہی کرنا:

حضرت عبداللہ بن یسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیِ رحمتؐ سے سوال کیا کہ سارے کے سارے احکام شریعت کی کماحقّہٗ تکمیل میں مَیں اپنے آپ کو کمزور پاتا ہوں، مجھے کوئی ایسا سہل اور جامع عمل بتائیں جسے میں حرزِ جاں بنا لوں۔ حضورؐ نے فرمایا: بس تمہاری زبان ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے تر رہے۔ (راوی: امام ترمذیؒ)۔

۱۶۔ عن عائشۃؓ قالت کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یذکر اللّٰہ علٰی کلّ احیانہٖ۔ (رواہ ابو داؤدؒ)۔

حضورؐ کا ہر لمحہ ذکرِ الٰہی کرنا:

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی حیاتِ طیّبہ کے ہر لمحے میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ (راوی ابو داؤدؒ)۔

۱۷۔ عن معاذ بن جبلؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لیس یتحسّر اہل الجنتہ الاّ ..... فیہا۔

(رواہ البیہقیؒ والطبرانیؒ)۔

زیست کا وہ لمحہ جو اللہ کے ذکر کے بغیر گزرا:

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

"اہلِ جنّت کو اپنی زندگی کے صرف اس لمحے پر حسرت ہو گی جو اللہ کے ذکر کے بغیر گزرا"۔ (راویان: البیہقیؒ اور الطبرانیؒ)۔

Marfat.com

غافل جو رہا تجھ سے: مری زیست کا لمحہ
وہ لمحہ مری زیست کے کچھ کام نہ آیا!
(طفیل ہوشیار پوری مرحوم)

۱۸- عن ابن عبّاسؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم من عجز منکم ..... من ذکر اللّٰہ (رواہ البیہقیؒ و الطبرانیؒ)-

حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِ رحمتؐ نے فرمایا:

"کثرتِ ذکر" کی اہمیّت:

"جو شخص رات کو محنت کرنے سے عاجز ہو اور بخل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کر سکتا ہو اور بزدلی کی وجہ سے دشمن کے خلاف جہاد بھی نہ کر سکتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرے۔ (راویان: البیہقیؒ اور الطبرانیؒ)-

۱۹- عن عائشۃؓ عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال: الذّکر الّذی لا تسمعہ الحفظتہ یزید علی الذّکر الّذی تسمعہ الحفظتہ سبعین ضعفا" (رواہ البیہقیؒ)-

"ذکرِ خفی" کی فضیلت:

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہؓ سے روایت ہے کہ نبیِ رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ وہ ذکرِ الٰہی جسے کراماً کاتبین نہیں سنتے اس سے ستر درجے بہتر ہے جسے وہ سنتے ہیں۔ (راوی: البیہقیؒ)-

۲۰- عن ابی موسیٰؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: لو انّ رجلاً ..... افضل- (رواہ الطبرانیؒ)-

اللہ کا ذکر کرنے والا مستحقین میں مال تقسیم کرنے والے سے افضل

ہے:

حضرت ابو موسیٰؓ راوی ہیں کہ نبیِ رحمتؐ نے فرمایا کہ ایک شخص کے پاس بہت سا مال ہے اور وہ مستحقین میں تقسیم کر رہا ہے، دوسرا وہ ہے جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہے تو ان دونوں میں سے افضل وہ ہے جو اللہ کا ذکر کرنے والا ہے۔

(الطبرانیؒ)۔

۲۱۔ عن عائشۃؓ قالت : قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم : افضل الذّکر الخفیّ الّذی لا تسمعہ الحفظتہ..... ھو الذّکر الخفیّ۔ (رواہ ابویعلیٰؒ)۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

"ذکرِ خفی" کی فضیلت:

"ذکرِ خفی کی فضیلت جسے کراماً کاتبین نہیں سنتے، ستر گنا ہے" مزید فرمایا: "قیامت کے دن جب اللہ کریم مخلوق کو جمع کرے گا اور کراماً کاتبین اپنی تحریروں کو لے کر آئیں گے تو اللہ کریم انہیں فرمائے گا: دیکھو اس شخص کا کوئی عملِ (خیر یا صالح) رہ تو نہیں گیا؟ وہ عرض کریں گے: ہمارے علم میں جو کچھ آیا ہم نے لکھ دیا ہے۔ تو اللہ کریم فرمائے گا: اس کی ایک نیکی ایسی ہے جو تم نہیں جانتے، میں تمہیں بتاتا ہوں---- وہ ہے ذکرِ خفی! (ابو یعلیٰ)۔

۲۲، عن اُمّ انسؓ انّھا قالت : یا رسول اللّٰہ اوصی، قال : اھجری المعاصی..... من ذکر اللّٰہ (رواہ الطبرانیؒ)۔

"کثرتِ ذکر" کی اہمیّت:

حضرت اُمّ انسؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: گناہوں سے بچ کہ یہ بہترین ہجرت ہے، فرائض کی پابندی کر کہ یہ

بہترین جہاد ہے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کر' کیونکہ اللہ کے دربار میں ذکرِ الٰہی سے زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں پیش کر سکے گی۔ (الطبرانیؒ)۔

۲۳۔ عن مالکؒ قال: بلغنی انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یقول: ذاکر اللّٰہ فی الغٰفلین.... بھائم۔ (رواہ زینؒ)۔

"غافلوں کے درمیان" اللہ کا ذکر کرنے والے کی فضیلت:

حضرت مالکؒ سے روایت ہے کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ غافلوں کے مجمعے میں اللہ کا ذکر کرنے والا شخص ایسا ہے جیسا میدانِ جنگ سے بھاگنے والوں کے بعد کوئی اکیلا سپاہی دشمن کا مقابلہ کرتا رہے' اور ذاکر کی حیثیت ایسی ہے جیسے کسی تاریک گھر میں شمع روشن ہو' اور غافلوں میں ذاکر کو اللہ تعالیٰ زندگی میں ہی جنّت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیتے ہیں' اور غافلوں میں گھرے ہوئے ذاکر کے اتنے گناہ معاف کئے جاتے ہیں جس قدر دنیا میں انسان اور جانور پیدا کئے گئے ہیں۔ (رواہ زینؒ)۔

۲۴۔ عن عائشۃؓ قالت: قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم: ما من ساعتہ تمرّ بابن آدم الاّ یذکر اللّٰہ تعالٰی فیھا الاّ تحسر علیھا یوم القیامتہ (رواہ البیہقیؒ)۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اللہ کے ذکر کے بغیر زندگی کے لمحات گزارنے کا افسوس:

انسان کی زندگی کا جو لمحہ اللہ کے ذکر کے بغیر گزرتا ہے' قیامت کے دن انسان کو اس لمحے کے ضائع ہونے کا افسوس ہو گا۔ (البیہقیؒ)۔

Marfat.com

۲۵- عن عبداللّٰہ بن شقیق قال : قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم : مامن آدمی الاّ و ..... فہ سوس لہ (رواہ ابن شیبتہ)۔

حضرت عبداللہؓ بن شقیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ذکرِ الٰہی اور شیطان کے وسوسے :

ہر آدمی کے قلب کے ایک حصّہ پر فرشتہ متعیّن ہے اور ایک حصّہ پر شیطان گھات لگائے بیٹھا ہے۔ جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے چُھپ جاتا ہے۔ جب وہ ذکر نہیں کرتا' شیطان اپنی چونچ اس کے قلب میں رکھ دیتا ہے اور اس میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔ (البیہقیؒ)۔

۲۶- عن عبداللّٰہ بن عمرؓ عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّہ کان یقول لکلّ شیئٍ صقالۃ ...... حتّٰی ینقطع۔ (رواہ البیہقیؒ)۔

ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والی کوئی چیز نہیں:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے نبیِ اکرمؐ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے:

ہر چیز کی صفائی اور جِلا کے لیے تدبیر اور ذریعہ (چمکانے والی چیز) ہے اور دلوں کی صفائی اور جِلا' اللہ کے ذکر سے ہوتی ہے۔ ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والی کوئی چیز نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: نہیں! خواہ لڑتے لڑتے مجاہد کی تلوار کے ٹکڑے بھی ہو جائیں۔ (البیہقیؒ)۔

نوٹ :- درجِ بالا احادیثِ طیبّہ "ذکر اللہ تعالیٰ--- قرآن و سنّت کی روشنی

میں" نامی کتابچے سے نقل کی گئی ہیں، جسے "ادارۂ نقشبندیہ اویسیہ، دار الفرقان، منارہ، ضلع چکوال" نے شائع کیا ہے۔

*****

Marfat.com

ضمیمہ نمبر: ۲

فارسی اشعار کا ترجمہ

۱۔ اس (اللہ تعالیٰ) سے تو ایک بار بھی آنکھ نہ جھپک، شاید اس (اللہ تعالیٰ) کی نظر تیری طرف ہو اور تجھے اس کا علم نہ ہو۔

۲۔ تو نے پھول کے کان میں کیا بات کہہ دی کہ وہ ہنس رہا ہے اور بلبل سے تم نے کیا کہہ دیا کہ وہ رو رہی ہے؟

۳۔ مجھ کو تو تیری زلف کا ایک بال بھی کافی ہے۔ اے دل! ہوس نہ کر کہ یہاں تو اگر خوشبو بھی میسر آ جائے تو وہ بھی غنیمت ہے!

۴۔ شراب گدلی ہے یا صاف، تم کو اس بارے میں رائے زنی کا حق نہیں، خاموش رہو کہ ساقی نے جو کچھ بھی پیمانے میں ڈال دیا، اس کا عین کرم ہے۔

۵۔ جس شخص کو آپ کی معرفت نصیب ہو گئی، اس کو جان اور فرزند اور اسباب کا حاصل ہونا یا نہ ہونا---- دونوں ایک برابر ہیں۔

۶۔ برہمن نے بتوں سے اپنے طاق کو آراستہ کر رکھا ہے اور (اے مسلمان!) تو نے قرآن کو طاق پر رکھ چھوڑا ہے۔ (یعنی ایک "Decoration Piece" بنا دیا ہے!)۔

۷۔ اے مسلمان! اگر تو واقعی "مسلمان" کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتا ہے تو بغیر قرآن (پر عمل کئے) یہ ممکن نہیں ہے!

۸۔ (اے مسلمان!) قرآنِ مجید کی آیات سے تمہیں اس کے سوا کوئی سروکار نہیں کہ (اس کی) سورۂ یٰسین پڑھنے سے تو بآسانی مر جائے گا، یعنی جان آسانی سے نکل جائے گی!

Marfat.com

۹۔ قرآن سے دوری و مجبوری کے باعث تو (دنیا میں) [illegible] رہا ہے گردشِ زمانہ کا شکوہ کر رہا ہے۔

۱۰۔ اے وہ قوم جو شبنم کے مانند زمین پر بکھری ہوئی ہے (اور پاؤں تلے روندی جا رہی ہے!) اٹھ! کہ تیری بغل میں ایک کتابِ زندہ موجود ہے! (جس کے ذریعے تو دوبارہ بامِ عروج پر پہنچ سکتی ہے!)۔

۱۱۔ اے وہ شخص یا قوم جسے حاملِ قرآن ہونے پر فخر ہے! آخر کب تک حُجروں اور گوشوں میں دبکے رہو گے؟ دنیا میں دین کے اسرار و رُموز کو فاش کر اور اس واضح شریعت کے نِکات کو بھی کھول کر بیان کر۔

۱۲۔ (اے مِلّتِ اسلامی! اپنے آپ کو موتیوں کی طرح قرآن کے رشتہ میں بیندھ اور پرو لے' ورنہ خاک اور دُھول کے مانند پریشاں اور منتشر (اور ذلیل و خِوار) رہ!

★★★

Marfat.com

حقیقت ذکرِ اسمِ الٰہ جمیل

خواجہ غفور احمد

Marfat.com